UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190932

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—600—5-8-71—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩٢٧٤ ب ف Accession No. ٨٦٠٨

Author البصري ، شيخ شرف الدين

Title في العروض مترجم غلام احمد حامد

This book should be returned on or before the date last marked below.

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

عجالۂ نافعہ متضمن محامد خیر البریہ موسوم

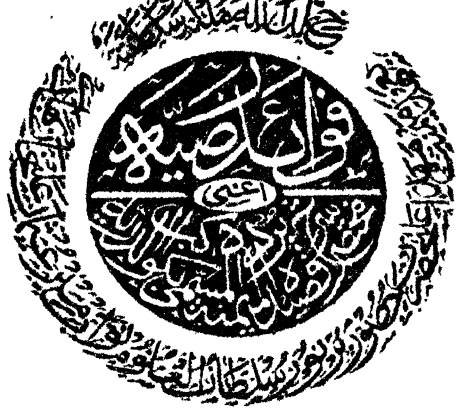

فوائد عاصیہ

یعنی

مؤلفہ

اضعف عباد اللہ الصمد غلام احمد المخاطب مجانب صمد محمد ضرغام

مطبوعہ کارخانہ سعادت عدالت ضرغام

۱۳۲۳ھ

تشکّر اغراز

میں خداوند عالم عزّ شانہٗ کے اس عنایت و کرم کا بیحد شکر گزار ہوں کہ جس نے اس ہیچمداں کو اپنے رسُول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کے مقبول قصیدۂ بُردہ کی مفید عام شرح لکھنے کی توفیق خیر عنایت فرمائی۔

الحمد للہ والشکر للہ علیٰ جمیع نعم اللہ حمدًا کثیرًا۔

(۲) اس کے بعد میں اپنے آقائے ولی نعمت سُلطان العلوم اعلیحضرت خسرو دکن میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ کے عنایات بینہایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ازراہ علم پروری ذریعۂ مراسلہ نواب سرامین جنگ بہادر صدر المہام میشی مُبارک مزیّنہ غرہ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ان گرانمایہ الفاظ کے ساتھ کہ "بمراحم خسروانہ اس مختصر و مفید شرح

قصیدۂ بُردہ شریف موسوم بہ **فوائد رضیہ** کو خود بدولت کے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت ہے" عزت افزائی فرمائی گئی۔

(۳) اور میں خود نواب سر امین جنگ بہادر صدر المہام پیشی مبارکہ کا ممنون احسان ہوں کہ ترغیباً بطور تقریظ اپنے خیال کا اظہار حسب ذیل فرمایا کہ:۔

اس شرح کو جو نئی وضع کی ہے میں بہت پسند کرتا ہوں اکثر شروح ایسے دیکھے گئے ہیں جہاں خود شرح متن سے زیادہ ادق ہے یا ایسے مفصل ہیں کہ ان کا پڑھنے والا اصل شعر کے معنی فراموش کر دیتا ہے آپ نے دونوں طرز تشریح و تلمیح سے احتراز کیا ہے بمصداق خیر الامور اوسطھا فقط اسیقدر شرح و حاشیہ پر اکتفا کیا ہے جس کے پڑھنے والے کو شعر کا اصل مطلب سمجھ کر اُس کے لطف سے بہرہ یاب ہونے میں سہولت ہو

حاشیہ میں الفاظ کے اعراب و معنی محض اتنے ہی بتائے گئے ہیں جس سے
معمولی عربی دان کو بار بار کسی لغت کے دیکھنے کی ضرورت نہ پڑے اور ہر شعر
کی ایسی مختصر و مفید شرح لکھی گئی ہے جس سے شعر کی فصاحت و بلاغت کے
انکشاف کے علاوہ معنی اچھی طرح سمجھ میں آجاتے ہیں سب سے زیادہ خوبی
آپ کے اُردو اشعار ہیں جس میں قصیدہ کا عطر کھینچ دیا گیا ہے اُمید قوی ہے
کہ یہ انوکھی شرح اُسی طرح مقبول ہوگی جس طرح خود قصیدہ مقبول عام ہے فقط

مؤلف

محاسب جنگ

صدر محاسب صرفخاص

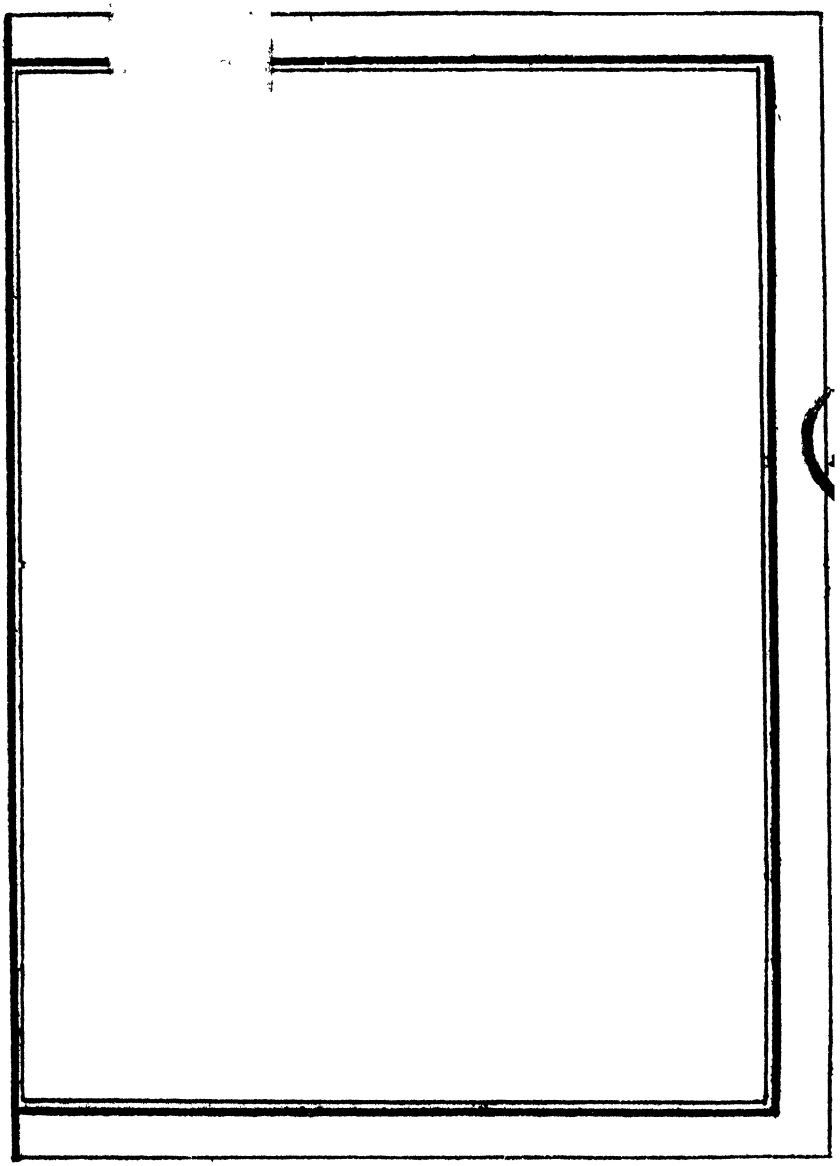

اے کشورِ دل ز نورِ حمدت روشن　　معمورۂ جاں ز فیضِ شکرت گلشن

از حمدِ تو شد مزیّن آغازِ کلام　　یا بد شرف از شکرِ تو انجامِ سخن

اور نعت سرورِ کائنات مجموعۂ حسنات خاتم المرسلین بفحوائے فرمانِ خداوندی عزّ شانہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے زیادہ انسان کیا بیان کرسکتا ہے ؎

اے بر سرِ جملہ سرفرازاں چو تاج　　یک پایہ ز آسمانِ قدرت معراج

شد از کرمِ عام تو عالم خرّم　　شاہانِ جہاں بلطفِ عامت محتاج

اللھم صل علی سیدنا و نبینا محمد المصطفیٰ و علی
آلہ المجتبیٰ و اصحابہ نجوم فلک العز و العلیٰ

بعد از حمد و ثناء کے التماس ہے کہ **قصیدہ بردہ** ایک ایسا
متبرک اور مقبول قصیدہ ہے جس کی شہرت چار دانگ عالم میں ہے اور
باعتبار مضامین و فصاحت بیان عربی زبان کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے جس شیفتگی
اور ولولۂ شوق سے ناظم قصیدہ نے اپنے برجستہ خیالات اور بیساختہ مضامین
محبت آگین کو خلعتِ نظم سے آراستہ کیا ہے نقاد سخن اور جوہریان علم و
فن اس کی لطافت و نفاست سے حظ وافر اٹھاتے ہیں اور وہ اعلیٰ طبائع
جو چاشنی شعر و سخن سے بہرہ ور ہیں حلاوت بیان سے زائقہ چش ہیں لیکن
ہر ایک ارادتمند کو جو خلوص قلب کے ساتھ قصیدہ کو پڑھنا چاہے یہ بھی
ضروری ہے کہ وہ ہر ایک شعر کے معنی کو بخوبی سمجھ سکے کیونکہ بغیر اس کے

حصول لذتِ مناجات محال ہے الغرض مؤلف ہیچمداں کو ایک زمانہ سے
یہ خیال دامنگیر تھا کہ اس پاکیزہ یا اور محبوب رعنا کو ایسے مختصر اور سادہ لباس
سے آراستہ کیا جائے جو شیوۂ تکلف سے بری ہو مگر دیدہ دوزانِ اہل بصیرت ہو
تشبیہ و اشارات کی موشگافی کی قلم کو تکلیف نہ دی جائے کہ جس سے فہم معانی
میں دقت ہو۔ چونکہ ہر کام کے لئے ایک خاص وقت معین ہے الحمد للہ کہ اس
عہد میمنت مہد میں اس تبرک قصیدہ کو بہ نیت فزونی عمر و اقبال دارائے
جہاں خسرو کہف الاماں **اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان آصفجاہ** مفتتم
خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ۔

درایوانِ سعادت ہیچگاہے	بنودہ ہیچ او گیتی پناہے
رسوم بدعت از عالم برافراخت	لوائے مذہب حق مرتفع ساخت
تعالی اللہ زہے شاہِ مکرم	مباہی از وجودش جملہ عالم

ظلال دولتش از بخت بیدار پناه تاجداران جہاں دار

وخیال درازی سلسلہ فیض بخش خانوادہ آصف جاہی تادور لاانتہاہی عم نوالہم وزادت بسطہم واقبالہم مع حل لغات وترجمہ ترتیب دیا گیا ہے خدا کے فضل وکرم سے امید ہے کہ اس عاجز کی تمنا مقرون باجابت ہو بمحمدٍ وآلہ الامجاد۔

اسم گرامی ناظم قصیدہ

شیخ الاسلام امام المسلمین لسان العرب حضرت شیخ شرف الدین ابن محمد البوصیری اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔

باعث نظم قصیدہ

جناب شیخ شرف الدین مرض فالج میں ایسے مبتلا ہو گئے تھے کہ آدھا جسم بے حس وحرکت ہو گیا تھا اور ہر روز ضعف ونحافت کی زیادتی تھی اطبائے حاذق علاج سے عاجز ہو گئے تھے اس حالت یاس میں دفعۃً آپ کے

دل میں خیال پیدا ہوا کہ جناب رسول کریم علیہ افضل التسلیم کے شان مبارک میں
ایک قصیدہ لکھا جائے اسی القاء الٰہی کی تکمیل میں یہ قصیدہ آپ نے نظم کیا اور
ایک شب عالم خواب میں اس مبارک قصیدہ کو حضور اقدس کی بارگاہ میں
پڑھا جس کے سننے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیحد مسرور و محظوظ ہوئے اور
جب یہ شعر پڑھا گیا کَمْ اَبْرَأْتَ وَصَبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُہٗ تو رسول کریم
نے اپنے مبارک ہاتھ کو شیخ کے جسم پر مس فرمایا اور خلعت بردیمانی مرحمت
ہوئی جوں ہی خواب سے اُن کی آنکھ کھلی اُنھوں نے اپنے آپ کو بالکل
صحیح اور تندرست پایا اور کوئی اثر بیماری کا جسم پر نہ تھا اور چادر یمانی جسم پر تھی
اس سرفرازی پر شیخ نے شکرانۂ الٰہی ادا کیا اس واقعہ کے تھوڑے وقفہ کے
بعد شیخ ابو الرجاء جو ناظم علیہ الرحمۃ کے دوست اور صالحین سے تھے ان کے
پاس تشریف فرما ہوئے اور خواب کی من وعن تمام کیفیت بیان کر کے قصیدہ

کی نقل چاہی جس سے آپ متحیر ہو گئے بہر حال نقل دی گئی اور ان کے ذریعہ سے
تمام شہر میں اس واقعہ کی شہرت ہو گئی جب شیخ بہاؤ الدین وزیر ظاہر باللہ
کو ان حالات کی اطلاع ہوئی تو وہ بکمالِ اعتقاد ناظمِ قصیدہ کے یہاں آئے اور
نہایت شوق سے قصیدہ کو سماعت فرمایا اور اپنے سر اور آنکھوں پر رکھا
اور تا زیست بیحد قدر و منزلت کرتے رہے اور دولت دینی و دنیوی سے مالا مال
تھے اور انھوں نے نذر مانی تھی کہ اس قصیدہ کو برہنہ پا سنا یا کریں گے۔

وجہ تسمیہ قصیدۂ بُردہ

یہ قصیدہ جو بُردہ کے نام سے مشہور ہے اس کی اصلی وجہ تو یہی پائی
جاتی ہے کہ جناب رسالتمآب نے بعد سماعت قصیدہ عالمِ رؤیا میں ناظمِ
علیہ الرحمۃ کو خلعتِ بردیمانی مرحمت فرمایا تھا اور نیز اس کی وجہ یہ بھی بیان
کی جاتی ہے کہ یکبار شرف الدین فارنالی مرض ضعفِ بصارت میں مبتلا ہو گئے

تھے زوالِ بینائی کا یقین ہو گیا تھا اُنھوں نے حالتِ خواب میں رسُولِ اکرمؐ
سے اس ارشاد کو سنا کہ شیخ بہاؤ الدین وزیر سے قصیدہ بُردہ لیکر اپنے آنکھوں پر
ملو خداوند عالم شفا عنایت فرمائیگا تو علی الصباح قصیدہ لیکر دیکھا اور بوسہ دیا
جس سے فوراً آنکھیں روشن ہو گئیں ناظم قصیدہ خلعت چادر مبارک معطیہ
رسُول کریمؐ کو ہمیشہ زیب تن کیا کرتے تھے جس کی برکت سے ۱۰۷ سال اور زندہ
رہے اور تین حج کئے اور بعد وفات اُسی ردائے مقدس میں کفنائے گئے ہیں

خصائص قصیدہ

جس حاجت روائی کی نیت سے یہ قصیدہ پڑھا جائے بفضلہ تعالےٰ
کامیابی ہوگی اور جس گھر میں قصیدہ ہوگا وہ آفات سماوی و ارضی سے محفوظ رہیگا

آدابِ تلاوتِ قصیدہ

(۱) باطہارت (۲) رُو بقبلہ ہو کر پڑھنا (۳) صحتِ الفاظ و اعراب کو

ملحوظ رکھنا (۴) معانی پر پوری توجہ مبذول کرنا (۵) زبانی پڑھنا نہ کتاب سے (۶) بحصول اجازت پڑھنا (۷) ہر ایک شعر کے بعد ذیل کا درود شریف پڑھنا ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا (۴) عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

بجز اس کے کوئی دوسرا درود شریف نہ پڑھے کیوں کہ ناظم علیہ الرحمۃ کو جناب پیغمبر علیہ السلام نے مصرع ثانی یوں ہی ارشاد فرمایا تھا۔

ان آداب کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو اس قصیدۂ مبارک کے عجائبات مشاہدہ ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعا جری من مقلۃ بدم

رنگ رخ زرد ہے کیوں اور ہے کیا دل میں غم — کیوں جگر خون ہوا آنکھ ہیں کیوں کر پرنم
کیسی وحشت ہے نہ آہو میں بھی ہوگی ایسی — بیخودی ایسی کہ یکساں ہے وجود اور عدم
ہے کبھی سایہ ہم آغوش و رفیق و دمساز — اور کبھی سایہ سے بھی وحشت کے جاتے ہے رم
ذی سلم کے کہیں احباب کی یاد آئی ہے — کیوں رواں آنکھوں سے ہیں خون کے آنسو پیہم

ترجمہ کیا تم نے اپنے محبوب کے دوستوں کی یاد میں جو (موضع) ذی سلم میں ہیں اپنے اشک چشم کو جو بکثرت جاری ہیں خون سے آغشتہ کرلیا ہے حضرت شیخ

شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طبیب جسمانی و روحانی سمجھتے ہیں اس لئے اپنے درد دل کو بہ پیرایہ اشتیاق جو ایک لطیف طرز گزارش حال ہے بیان کر رہے ہیں اور کمال ادب سے محبوب کا نام زبان پر لانے سے پہلے آب چشم سے اپنے کو پاک کر رہے ہیں تاکہ شائستہ خدمت مدحت ہوں اور ابتدائے کلام میں ایسا بلیغ اشارہ کیا گیا ہے کہ جس کا لطف شعرائے حاذق ہی کا حصہ ہے یعنی امن کے ساتھ جب تذکر کی تا مفتوح کو ملائیں تو لفظ امنت بنجاتا ہے جس کے معنی ہیں کہ تو نے امن حاصل کر لیا۔ ہر گاہ ناظم قصیدہ سخت علالت میں مبتلا تھے اس لئے بطور تفاول کے انھوں نے اس لفظ سے حصول شفا کی جانب اشارہ کر دیا ہے گویا رسول الثقلین کی مدح سرائی سے ان کو اپنے مرض سے شفا حاصل ہونے کی توقع تھی جیسا کہ نتیجہ ہوا۔

(۲)

اَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ
وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ اَضَمٍ

یا کہیں کاظمہ سے باد صبا آئی ہے　　یا شبِ تار میں ہے جلوہ فگن برق اضم

حاصل یہ ہے کہ جب ناظم نے اپنے کو عاشق کی صورت میں دیکھا اشکِ رواں جاری ہیں اور دل دھڑک رہا ہے تو بطور تجاہل عارفانہ کہتا ہے کہ آیا ذی سلم کا ہمسایہ یاد آگیا یا کہ کاظمہ کے طرف سے ہوائے مشک بیز چلی یا کوہ اضم سے تاریکی میں بجلی چمک گئی (جو تیرے محبوب کا مقام ہے) اور اس سبب سے بیتابانہ ابر بہار کے مانند تو رو رہا ہے بس تو مجھ کو بتا دے کہ ان تینوں سببوں میں سے تیری آہ وزاری کا کیا باعث ہے وما احسن ما قیل ؎

مبتلائی بہ غم و محنت و اندوہ فراق　　اے دل این نالہ و افغاں تو بچیزے نہ نیست

وہ چہ آورد صبا از سر کویش بوئے — اے گل ایں چاک گریبان تو بیچیزے نیست
برقے از وادی ایمن بدرخشید مگر — طپش ایں دلِ نالان تو بیچیزے نیست

(۳)

فَمَا لِعَيْنِكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمُ

کیا ہوا آنکھوں کو کیوں اشک برستے نہیں — دل میں کیا غم ہے کہ ہوتا نہیں واللہ کچھ کم

جب عاشق نے جواب نہ دیا تو پھر سائل کہتا ہے کہ اگر تیری گریہ وزاری منجملہ اسباب مذکورہ کے کسی سبب سے نہیں ہے تو پھر تیری چشمہائے اشکبار کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تو اُن کو اشکباری سے رُوکتا ہے تو وہ اور زیادہ بہنے لگتی ہیں اور تیرے دل پر کیا صدمہ ہے کہ جب تو اس کو کہتا ہے کہ ذرا ہوش میں آ تو وہ اور زیادہ مدہوش اور حیران ہو جاتا ہے ؎

۱ عین آنکھ ۱۲
۲ اکففا تشنہ امر از کف باز رہتلے ۱۲
۳ ھمتا اپنی کاما بہتی ۱۲
۴ قلب دل ۱۲
۵ استفق ہوشیار ہونا ۱۲
۶ یھم حیران ہونا ۱۲

چیست چشمت را کہ چوں گوئی بہ است　　آنچہ بود اول ازاں افزوں گریست

چوں بگوئی با دل اے دل ہوشدار　　بر کشد از سینہ آہے پُر شرار

(۴)

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكِتُمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

عشق کا راز تو اب فاش ہوا چاہتا ہے　　کہ ہے غماز دل خوں شدہ اور دیدۂ نم

کیا عاشق جانتا ہے کہ ایسی حالت میں کہ آنسو جاری ہیں اور عشق کی آگ دل میں بھڑک رہی ہے عشق چھپ سکتا ہے اول سائل نے استکشاف حال میں بہت کوشش کی جب عاشق نے جواب نہ دیا تو سائل مثل ناصح مشفق کے سمجھاتا ہے کہ اشک جاری ہونا اور دل کا جلنا عشق کی علامت ہے جیسے مشک کو بو چھپنے نہیں دیتی عام مقولہ ہے کہ مشک و عشق را نتوان نہفتن۔

میتواں داشت نہاں عشق زمردم لیکن ۵ زردیٔ رنگ رخ وخشکی لب راچہ علاج

عشق خود را اگر کنی پنہاں کس ۵ شاہد تو گریۂ زار تو بس

راز پنہانِ ترا دعشق یار می کند ایں آتشِ دل آشکار

(۵)

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تَرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اکی اُلفت میں رواں اشک ہیں انکھوں سے مدام ہوں میں بیجواب تری یاد میں اے سرو وعلم

اگر تجھ کو عشق نہوتا تو اشکہائے حسرت مکانات ویران پر نہ بہاتا اور درخت بان کو جو قامتِ محبوب کے ساتھ مشابہ ہے اور کوہ اضم کو جو اس کی فرودگاہ ہے یاد کر کے شبہائے دراز بیخوابی اور بے تابی میں بسر نکرتا یہاں ناظم نے بطور دلیل انی کے اثر سے موثر کو ثابت کیا ہے جب عشق قطعًا ثابت ہو گیا تو پھر

---

۱ ہوای عشق ۲ نفس خواہ خیر کی ہو یا شر کی ۳ شاق پانی ۴ بہانا ۵ دمع ۶ اشک آتو ۷ طلل ڈھیر یا درختوں کے نشان ۸

۱۴

۹ ارقت ۱۰ بیداری بیخوابی ۱۱ بان ایک جھاڑ ہے سرو ۱۲ نشانی علم جس کو سیدھے کئے ۱۳ فرسخ تین میل کا ۱۴ علم پہاڑ یہاں ۱۵ کوہ اضم مراد ہے ۱۶

اخفا کیسا چنانچہ اگلے شعر میں کہتا ہے۔

(٦)

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسُّقْمِ

کیسے ممکن ہے کہ ہو عشق و محبت کا خفا زردیٔ رخ ہے گواہ اور سرشک پُرنم

اب تو اپنے عشق سے کیسے انکار کر سکتا ہے کہ تیرے عشق کے دو گواہ صادق و عادل یعنے آنسو اور بیماری تجھ پر گواہی دے رہے ہیں رُبا۔

عاشق چو نہ دل تو افگار چراست
چندیں سخن از منازلِ یار چراست
چشمت گریاں تن تو بیمار چراست
باایں دو گواہِ عدل انکار چراست

۱۵

(۷)

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطِّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًی
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْکَ وَالْعَنَمِ

ہو گیا راز محبت انہیں دو سے افشا چشمِ گریاں تنِ لاغر ہوئے غماز بہم

اور قایم کردئے عشق نے دو خط اشک سُرخ و لاغری کے تیرے دونو رخساروں پر مثلِ زرد گلاب اور درخت عنم کے تو اب عشق سے کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے۔

(۸)

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

آنکھ جھپکی نہیں شب بھر مری ہیجو ابی سے کر دیا عیش کو اُلفت نے سپرد غم و ہم

جب کہ معترض نے عاشق پر انکار کی راہیں بند کر دیں اور بدیہی دلائل
اور علامات سے عشق ثابت کر دیا تو ناچار اس کو اپنے عشق کا اقرار کرنا پڑا پس
اب ابتلائے محبت کی کیفیت یوں بیاں کرتا ہے کہ ہاں صاحب رات کو خیالِ
محبوب میرے پاس آیا اور خواب راحت کو دُور کر کے مجھ کو بیخواب کر دیا واقعی محبت
اور عشق لذتوں کو غم کے حوالے کر دیتے ہیں پس اب میں ہوں اور غمِ رُبا ئے

امشب کہ خیالِ یار آمد در خواب — بیدار شدم ز خواب با چشمِ پُر آب
بُودم ہمہ شب نشستہ با حال خراب — واں راحت و خرمی بَدَل شد بعذاب

(۹)

یَا لَائِمِیْ فِی الْھَوٰی الْعُذْرِ مَعْذِرَۃً
مِنِّیْ اِلَیْکَ وَ لَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

کہدو اب ناصح مشفق سے زباں بند کرے — ہے نصیحت بنی عذرہ کی عبث اور ستم

لہ لائمی اسم فاعل از لوم باب نصر
لہ ھوی عشق محبت
لہ عذر و عذرا و عذرۃ بنی عذرہ و عذرا نام معشوقہ بنی عذرہ
لہ معذرۃ عذر
لہ لو انصفت اگر انصاف کرتا
لہ لم تلم ملامت نہ کرتا

اے میرے ملامت گر عشق عذری میں تیرے سامنے عذر پیش کرتا ہوں
اگر تو نے انصاف کیا تو ملامت نہ کرے گا بنی عذرہ یمن میں ایک قبیلہ ہے کہ اس کے
مرد عشق میں نہایت ثابت قدم ہوتے ہیں ان کی عمر بوجہ وفورِ عشق (۳۰) سال سے
زیادہ نہیں ہوتی عاشق اپنے ناصح ملامت گر سے کہتا ہے کہ میرا عشق مثل عشاق
بنی عذرہ کے ثابت اور غیر زائل ہے اس لئے ملامت اور نصیحت بے سود ہے اگر
تو انصاف کیش ہوتا تو میرا عذر سن لینے کے بعد مجھے ملامت نہ کرتا پس اب
چلا جا زیادہ مجھ کو تنگ مت کر تیری نصیحت میں نہیں سنتا ولنعم ما قیل ؎

۱۸

زبیدرداں علاج دردِ خود جستن بداں ماند کہ خار از پا بروں آرد کسی از نیش عقربہا

؎

عاشق اگر بہ کوئے سلامت نمی رسد
انصاف او بدہ کہ ملامت نمی رسد

(۱۰)

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

کیا کہیں تجھے محبت بھی چھپی رہتی ہے کب رقابت سے رقیبوں کی یہ ہوتی ہے کم
تمہارے سوا اور لوگوں تک بھی میرے عشق کا چرچا پہنچ چکا اب نہ تو میرا
راز غمازوں سے پوشیدہ رہ سکتا ہے اور نہ میرا عشق قطع ہونے والا ہے اے
ملامت گر تو جو عاشقِ مضطر کو بیدردانہ ملامت کرتا ہے خدا کرے کہ یہ میرا مرض
مجھ سے تجاوز کر کے تجھ کو لگ جاوے اُس وقت تو مجھ کو معذور سمجھیگا۔

(۱۱)

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

ا عدتک حالی ولا سری بمستتر
عن الوشاۃ ولا دائی بمنحسم

۱ عدتک ۲ حالی ۳ ولا سری ۴ بمستتر
۵ عن الوشاۃ ۶ ولا دائی ۷

بے غرض گرچہ نصیحت ہے تری اے واعظ　　عشق میں وعظ کا ہوتا ہے اثر بالکل کم

اے ناصح مشفق گو تو نے مجھ کو بے غرضانہ نصیحت کی مگر میں تیری نصیحت کو بسمع قبول نہیں سنتا کیونکہ عاشقِ صادق ملامت گروں کی باتوں سے بالکل بھرا ہوتا ہے

(۱۲)

اِنِّیْ اتّٰھَمْتُ[۱] نَصِیْحِیْ[۲] الشَّیْبَ[۳] فِیْ عَذَلِیْ[۴]
وَالشَّیْبُ[۵] اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ[۶] عَنِ التُّھَمِ[۷]

پند پیری سے بھی بدظن ہی طبیعت میری　　گرچہ پیرانہ نصیحت ہے ہمہ از تہم

میں نے پیری کو جو سچا اور بے غرض ناصح ہے اور قرب موت کی سچی خبر دیکر مجھ کو بہت سمجھایا اور سخت ڈرایا مگر میں نے اُس کے سمجھانے کو نہ مانا اور اپنے دُھن میں یہی کہتا رہا کہ بڑھاپا بے وقت آگیا ہے ابھی مرنے کے دن نہیں ہیں یہ خیال کرکے اپنی بدکرداری پر اڑا رہا تو اے ملامت گر تیری حقیقت کیا ہے تیرا کہنا

۱ اتہام تہمت لگانا
کسی پر بدگمانی کرنا ۱۲
۲ نصیحی نصیحت کرنیوالا ۱۲
۳ شیب بڑھاپا ۱۲
۴ عذل ملامت کرنا ۱۲
۵ ابعد بہت دور
۶ نصح خیر خواہی نصیحت کرنا ۱۲
۷ تہم جمع تہمت ۱۲

کب مانتا ہوں۔

(۱۳)

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

نفس کبیش تو انجام سے بے پروا ہے اس کو پیرانہ مواعظ کارہا پاس ہے کم
میرا نفس سرکش جو عواقب امور سے نابلد ہے اپنے انتہائے جہل سے پیری
کے مواعظ کو قبول نہیں کرتا حالانکہ وہ زبان حال سے موت کی خبر پہنچاتی ہے اور
اس کی نصیحت بے غرض ہے جب پیری آئی اور بال سفید ہوئے تو مجھے لازم تھا
کہ اس کو باوقعت مہمان سمجھتا برے کاموں کو چھوڑ کے اچھے کاموں کی عزت کرتا
سو یہ کچھ نہ ہو سکا۔

لہ امّارۃ نفس کرنے والی
لہ سوء برائی
لہ اتعظت نصیحت قبول کرنا
لہ نذیر ڈرانے والا
لہ شیب بوڑھاپا
لہ الھرم بڑھاپا

(۱۶)

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ[1] جِمَاحٍ[2] مِّنْ غَوَایَتِہَا[3]
کَمَا یُرَدُّ[4] جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ[5]

نفسِ سرکش کو مرے کون کریگا سیدھا جیسے گھوڑوں کو سدھاتے ہیں خداوندِ حشم

دفع سرکشی نفس امّارہ کے لئے کون میرا ضامن اور کارساز ہوسکتا ہے کہ اس کو گمراہی سے اس طرح روکے جیسے گھوڑے کی سرکشی بذریعہ لگام روکی جاتی ہے ناظم قصیدہ قدس سرّہٗ نے نفس کی گمراہی سے عاجز ہوکر یہ خیال کیا کہ چلو اس بدبخت کو اپنی خواہشیں پوری کرلینے دو جس وقت اپنی شرارت سے سیر ہوجائے گا ناچار خود تائب ہوجائے گا تو غیب سے ہدایت ہوئی کہ یہ خیال غلط ہے اور اس کا سبب اگلے شعر میں مذکور ہے۔

[1] رد۔ پلٹانا روکنا
[2] جماح۔ سرکشی سرکش گھوڑا
[3] غوایۃ۔ گمراہی ضلالت
[4] خیل۔ اسم جنس
[5] لجم۔ جمع لجام موربکاف

(۱۷)

فَلَا تَزِمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

حرص شہوت کی گناہوں سے زیادہ ہوگی بھوک انسان کی کھانے سے نہیں ہوتی کم

اگر تجھ کو نفس کی اصلاح منظور ہے اس کو شتر بے مہار کی طرح ارتکاب معاصی کے لئے اس خیال سے مطلق العنان مت چھوڑ کہ گناہ کرتے کرتے آخر اس کا جی بھر جائے گا اور خود ذلیل ہو جائے گا بلکہ اس صورت میں نفس اور زیادہ برباد ہوگا جیسے بسیار خوار آدمی کی ہوس بڑھ جاتی ہے اور مرض جوع البقر میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کا علاج تو کھانے سے روکنا اور پرہیز کرنا ہے ایسا ہی موذی نفس کا حال ہے اس کا علاج گناہوں سے روکنا ہے نہ کہ آزاد چھوڑ دینا۔

۱ لازم ۔ لازم رکھ ۔ التزام ۔ پابندی ۔ التزام ۔ لازم رکھنا ۔ التزام ۔ لازم رکھنا ۔ التزام ۔ لازم رکھنا

(۱۸)

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس میں بچوں ہی عادت ہی خبر لو اسکی تاکہ آسانی سے ہو جائیں ذمائم سب کم

نفس کا حال مثل شیر خوار بچے کے ہے یعنی اگر اس کا دودھ نہ چھڑاوے اور برابر پلاتے رہو تو وہ دودھ کی محبت میں جوانی تک شیر خوار گی ہی کا عادی رہیگا اور اگر اس کا دودھ چھڑا دو تو وہ چھوڑ دیگا ایسا ہی اگر اس کو بری باتوں سے روکو تو وہ رک جاویگا اور اگر منع نہ کرو تو ہمیشہ برائیوں کا خوگر رہے گا۔

(۱۹)

فَاصْرِفْ هَوَاهُ وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوَى مَا تَوَلَّى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

ف ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

۱ نفس ۲ اس بچہ کی طرح ہے ۳ اگر ۴ تم ۵ اس کو ۶ شب خوابی ۷ دودھ ۸ چھڑا دو ۹ تو ۱۰ وہ ۱۱ چھوڑ دیگا ۱۲ اپنی حالت پر

۱ اس کی ۲ خواہش ۳ سے ۴ اور ۵ ڈرتے رہو ۶ کہ ۷ تم ۸ اس کو ۹ حوالہ کرو ۱۰ کیونکہ ۱۱ خواہش ۱۲ جو ۱۳ بھی ۱۴ اندھا کرتی ہے ۱۵ یا عیب دار

ہوس بد سے بچاؤ اسے ہر وقت مدام آزر وصید کی ہے باعث مرگ ضیغم

جب تو نے نفس کی کیفیت معلوم کر لی کہ وہ روکنے سے رُک جاتا ہے تو اس کو بیجا خواہشوں سے رُوک کیونکہ یہ خواہش جس پر حاکم ہو جاتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے یا قابل نفرت بنا دیتی ہے۔

(۲۰)

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَى فَلَا تُسِمِ

اس کو قابو میں رکھو تاکہ رہے وہ محکوم اُس جس فعل سے ہو اس سے بچاؤ ہر دم

جس حالت میں کہ نفس سرکش اعمال حسنہ کے مرغزار میں چر رہا ہو تو اس کی پوری پوری حفاظت کر یعنی اگر تیرے نفس کو عبادات و اوراد نافلہ میں زیادہ عجب کا اثر معلوم ہو اور شہرت و آوازۂ نیک نامی میں مزا ملنے لگے تو ایسی عبادات

۱ راعِ ۲ ازرعی بمعنی دہقان
۳ سائمۃ ۴ اعمال جمع عمل بمعنی عبادت
۵ یعنی کھانوں سے بچے
۶ سائمۃ اسم فاعل
۲۷
۱ اسم فاعل بمعنی چرنے والا
۲ استحلت از استحلاء بمعنی شیرینی
۳ مرعی بمعنی چراگاہ
۴ لا تسم از سامت بمعنی داغنا

نافلہ کو چھوڑ دے اور نفس کو تکالیف شاقہ میں مبتلا کرتا کہ اس بلا سے نجات ملے

(۲۱)

كَمْ[1] حَسَّنَتْ[2] لَذَّةً[3] لِلْمَرْءِ[4] قَاتِلَةً[5]
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ[6] اَنَّ السُّمَّ[7] فِي الدَّسَمِ[8]

جب عبادت میں ریاکاری کا ہوتا ہے شمول نفس بد کیش کے حق میں نہیں یہ زہر کم

نفس خبیث خواہشات کو بناسنوار کر آدمی کے سامنے اچھی صورت میں پیش کرتا ہے جو درحقیقت اُس کے حق میں سمِّ قاتل ہیں اس کو یہ نہیں معلوم کہ اس مزے دار کھانے میں زہر ملا ہے۔

(۲۲)

وَاخْشَ[9] الدَّسَائِسَ[10] مِنْ جُوْعٍ[11] وَّمِنْ شِبَعٍ[12]
فَرُبَّ[13] مُخْمَصَةٍ[14] شَرٌّ[15] مِّنَ[16] التُّخَمِ

۱

---

[1] کم۔ یعنی کتنے بار ۱۲
[2] حسنت۔ از تحسین کہ اچھا سمجھنا۔ کرنا یا نیک فال لینا ۱۲
[3] لذۃ۔ مزہ ۱۲
[4] مرء۔ مرد ۱۲
[5] قاتلۃ۔ از قتل مارڈالنا ۱۲
[6] یدر۔ از دراۃ جاننا ۱۲
[7] سم۔ زہر ۱۲
[8] دسم۔ چربی کھانا ۱۲

[9] اخش۔ از خشیۃ ڈرنا ۱۲
[10] دسائس۔ جمع دسیسہ
[11] جوع۔ بھوک ۱۲
[12] شبع۔ پیٹ بھرکر کھانا برسات
[13] رب۔ بمعنی کبھی کبھی یا شاذ و نادر
[14] مخمصۃ۔ بھوک ۱۲
[15] شر۔ ۱۲
[16] تخم۔ مخ مغز ۱۲

جوع دیسری میں بھی نفس پیدائش کا دخل مرتبہ صوم ریائی کا ہے پرخواری سے کم

نفس کے مکروں سے ڈر جو گرسنگی دیسری شکم سے پیدا ہوتے ہیں کیوں کہ بعض وقت بھوکے رہنے میں برائی زیادہ ہے شکم سیر ہو کر کھانے سے گرسنہ چاہتا ہے کہ میری نفس کشی لوگوں پر ظاہر ہو جائے اور پسیار خوار اپنے عیب کو چھپاتا ہے مگر تخمہ اس کو ظاہر کر دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس قسم کا بھوکا رہنا جس سے نفس کشی کی شہرت ہو جائے نامناسب ہے بلکہ سیری سے کھانا جس میں ریا کا احتمال نہ ہو بہتر ہے الحاصل نہ اتنا زیادہ کھایا جائے کہ عبادت میں کسل ہو نہ اتنا کم کہ عبادت کی طاقت ہی نہ رہے گرسنگی اور سیری میں درجۂ توسط بہتر ہے ؎

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید نہ چنداں کہ از ضعف جانت برآید

(۲۳)

وَاسْتَغْرِغُ اللَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

سلہ استفرغ خ ز از استفراغ حال
سلہ دمع آنسو
سلہ امتلأت پُر ہونا از امتلاء

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اشک جاری ہیں آنکھوں سے گنہ کے بدلے　　نظر بد کا ہے کفارہ اِنابت پیہم

خوب بہا آنسو اُس آنکھ سے جو غیر مشروع و ناجائز نظروں سے بھری ہے تاکہ سب نجاستیں دُھل جاویں اور آئندہ ایسا قصور نہ کرے ۵

دیدنِ زلف و خالِ نامحرم　　دانہ کید و دامِ تلبیس است

ہر نظر نا کہ کیست زہر آلود　　کز رشتِ کمان ابلیس است

(۲۴)

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس و شیطان کی اطاعت سے بچو ہر نظر　　گو ہیں ناصح مشفق وہ تمہارے ہر دم

نفس و شیطان کی پوری مخالفت کر اور ان دونو کا کہنا ہرگز نہ مان اور

۱ محارم فعل حرام و ناشرع ۱۲
۲ الزم ۔ ارحاضر از لزوم لازم کرنا ثابت قدم رہنا ۱۲
۳ حمیۃ ۔ پرہیز و توبہ ۱۲
۴ ندامت پشیمان ہونا ۱۲
۵ خالف ۔ امر حاضر از مخالفت بالکل برخلاف کرنا ۱۲

۳۰

۱ شیطان ۔ یعنی دوری
۲ اعص ۔ از عصیان نافرمانی
۳ کرنا ۱۲
۴ محضاک ۔ خالص
۵ نصح ۔ خیر خواہی
۶ اتہم ۔ امر از اتہام تہمت لگانا

اگر وہ تجھ کو سچی نصیحت کریں تو بھی جھوٹ ہی سمجھ۔

(۲۵)

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا آثِمًا أَوْ كَفُورًا

وَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

گرچہ ہو نیک نصیحت بھی نہیں کید سے پاک — پند اعدا سے بچو اس میں ملا ہے کچھ سم

نفس و شیطاں کا حکم نہ مان خواہ وہ بلباس مخالف ہوں یا بلباس حاکم عدل اور ایسی مخالف اور حاکم عدل کے مکروں کو تو خوب جانتا ہے۔

(۲۶)

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمٍ

بے عمل پند بانی میں نہیں کوئی اثر — جیسی اولاد سے محروم شکم ہائے عقم

۳۱

اولاً ناظمِ علیہ الرحمۃ نے نفس امارہ کی شکایت کی اور پھر الہام غیبی سے شرورِ نفس و شیطان سے محفوظ رہنے کے تدابیر کا ذکر فرمایا لیکن اپنے اقوال کو کردار کے موافق نہ پاکر استغفار کے جانب رجوع کیا جو اصلاح حال کا بہترین طریقہ ہے یعنے کہتے ہیں کہ ایسے کلام سے جس پر میں خود کاربند نہیں ہوں خدا سے پناہ مانگتا ہوں میرا بغیر خود عمل کئے دوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہے جیسے بانجہ عورت بچہ نہیں دیتی مطلب یہ ہے کہ محض قول بلا عمل سے کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔

(۲۷)

اَمَرْتُكَ[۱] الْخَيْرَ[۲] لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ[۳] بِهٖ

وَمَا اسْتَقَمْتُ[۴] فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمْ

کیوں نہ ہو سکل عمل اور عمل میں تفریق کہ بجز حسنِ عمل کے ہے قبولیت کم

میں نے تجھ کو نیکی کا حکم کیا مگر خود نیک کام اور سیدھی راہ نہ چلا پس ایسی

۱؎ امرتک حکم کرنا ۱۲
۲؎ خیر نیکی کرنا ۱۲
۳؎ ائتمرت انتثال
۳۲
قول بلا عمل کرنا ۱۲
۴؎ استقمت استقامت اختیار
راہ پر سیدھی چلنا ۱۲

صورت میں تجھ کو میرا یہ کہنا کہ سیدھے راہ چل کیا موثر ہوگا۔

(۲۸)

وَلَا نَنْ وَدَدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمْ

فرض مشکل سے ادا میں نے کیا نفل کہاں ہے کہاں توشۂ عقبیٰ جو رہے ساتھ بہم

میں نے مرنے سے پہلے نوافل کا کچھ توشہ حاصل نہ کیا جو موجب مزید قرب الی اللہ ہے اور سوائے فرض نماز روزہ کے نہ میں نے کوئی اور نماز پڑھی نہ روزے رکھے

(۲۹)

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰى
اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

وہ تہجد ہے کہاں پیروی حضرت میں ورم کر جاتے تھے جو طول اقامت سے قدم

میں نے آپ کے عمدہ طریقہ عبادت کی پیروی نہ کی جو شب ہائے تار یک میں بوجہ ادائی نوافل آپ کے دونوں قدم مبارک طول قیام سے ورم کر جاتے تھے اس شعر میں اُن احادیث کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ ومغیرہ ابن شعبہ نے روایت کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر نماز پڑھتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم کر جاتے تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ حضور اس قدر تکلیف شاقہ کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ جل شانہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف فرما دئے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں اِس عمل کا شکریہ ادا نکروں؟ اور بندۂ شکر گزار نہ بنوں؟ رُوحی فداہ۔

(۳۰)

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفُ الْاُدُمِ

لہ شد۔ مضبوط کرنا کسے باندھنا ۱۲
لہ سغب۔ بھوک ۱۲
سہ احشاء۔ آنت وغیرہ
سہ طوی۔ اندر کی پیشانی ۱۲

سہ حجارۃ۔ پتھر
سہ کشح۔ ازار از ناف تا زانو
سہ مترف۔ ناز سے پرورش کرنا ۱۲
سہ ادم۔ چمڑا

پیروی سنت احمدؐ کی یہاں ہے حاصل　　حالت فاقہ میں کب سنگ سے بستہ ہے شکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی شدت میں اپنے پیٹ اور نرم پہلو پر پتھر باندھا تاکہ اس کے سہارے سے قیام میں تقویت حاصل ہو اور ضعف مانع عبادت نہ ہو اور معلوم رہے کہ یہ فقر و فاقہ اختیاری تھا نہ کہ اضطراری۔ چنانچہ اگلے شعر سے ظاہر ہے۔

(۳۱)

وَرَاوَدَتْهُ[1] الْجِبَالُ[2] الشُّمُّ[3] مِنْ ذَهَبٍ[4]
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمٍ[5]

اگرچہ خدمت میں تھے حاضر جبل سیم و زر　　آنکھ سے اُن کو نہ دیکھا کبھی سلطان ہمم

اور آپ سے سونے کے بلند پہاڑوں نے بمنت تمام عرض کیا کہ ہم کو اپنے صرف میں لائیے آپ نے بلند ہمتی سے قبول نہ فرمایا یہ جواب سُن کر حضرت جبرئیل نے فرمایا۔ قَدْ ثَبَّتَكَ اللّٰهُ يَا مُحَمَّدُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

[1] راودت۔ آرزو کرنا۔
[2] جبال۔ جمع جبل پہاڑ۔
[3] شم۔ جمع اشم بلند۔
[4] ذہب۔ زر سونا۔
[5] شمم۔ بلند ہمتی۔

(۳۲)

وَاَلَدَّتْ[1] زُهْدُهٗ[2] فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ[3] لَا تَعْدُوْ[4] عَلَى الْعِصَمِ[5]

نہ ضرورت سے کسی بات کے مجبور ہوئے آپ کا زہد تھا حاجات جہاں کا عاصم

آپ کے زہد نے بے رغبتی دنیا کو بہت مضبوط کر دیا یعنے آپ کی بے رغبتی دنیا پر غالب رہی مطلب یہ ہے کہ اہل دنیا کو دینوی احتیاج ان کی پرہیزگاری کو کمزور کرتی ہے برخلاف اس کے حضور علیہ السلام کی جس قدر دینوی احتیاج زیادہ ہوتی تھی اسی قدر آپ کا زہد مستحکم ہوتا تھا۔

(۳۳)

وَكَيْفَ[6] تَدْعُوْ[7] اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ[8] مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ[9]

---

[1] الذت ۔ ضبط کرنا ۱۲
[2] زھد ۔ پرہیزگاری ترک دنیا۔
[3] لا تعدو ۔ از حد و تجاوز نہ کرنا ۱۲
[4] عصم جمع عصمت گناہ سے باز رکھنا ۱۲
[5] کیف ۔ کیا جس کا سوال ہو
[6] تدعو ۔ دعا ۔ بلانا ۱۲
[7] کیف ۔ ہو اور مقصود انکار ہے ۱۲
[8] دنیا شق ہے دنی سے بمعنی نزدیک ہونا ۱۲
[9] عدم ۔ نیستی ۱۲

دنیا کے کرنے کے واسطے استعمال

کیا تھی دنیا کی حقیقت کہ اُدھر رخ کرتے آپ کے صدقے میں ظاہر ہوا سارا عالم

آپ کا رتبہ ایسا ہے کہ آپ نہ ہوتے تو دنیا پیدا ہی نہ ہوتی پھر دنیوی احتیاج کس طرح آپ کو دنیا کے طرف متوجہ کر سکتی ہے اس شعر کا حاصل بعینہ۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کا مفہوم ہے۔

(۳۴)

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

احمد پاک ہیں وہ دونوں جہاں کے سردار سرور جن و بشر ہادی اعراب و عجم

گویا یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے یعنے سائل دریافت کرتا ہے کہ جس ذات مقدس کا تم ذکر کر رہے ہو آخر ان کا نام نامی اسم گرامی صریحاً کیا ہے تو ناظم علیہ الرحمۃ اس کا جواب دیتے ہیں کہ وہ ذات محمود بصفات حمیدہ حضرت

۳۷

۱ سید کل دنیا و آخرت ۱۲
۲ کونین دنیا و آخرت ۱۲
۳ ثقلین جن و انس ۱۲
۴ عرب تمام ملک عرب ۱۲
۵ عجم وہ ملک جو عرب سے باہر ہو ۱۲

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جو دنیا و آخرت اور جن و انس کے سردار ہیں اور نیز عرب و عجم کے آقا ہیں۔ روحی فداہ۔

(۳۵)

نَبِیُّنَا الْآمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرُّ فِیْ قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَ لَا نَعَمْ

ایسے ہیں آمر و ناہی کہ کہاں اُن کا نظیر صادق القول ہیں وہ لا کہیں یا یہ کہ نعم

حضرت سید کونین ہمارے نبی ہیں جو ہم کو امور ممنوعہ عند اللہ سے منع فرماتے ہیں اور امور مستحسنہ مثل فرائض و واجبات کے بجا آوری کا حکم فرماتے ہیں آپ سے زیادہ راست بیان امور منہیہ اور مامور بہا میں کوئی نہیں ہے کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

---

۱۲ امر۔ نیک کام کا حکم کرنے والا

۱۳ ناہی۔ برے کام سے منع کرنے والا

۳۸

۱۴ ابر۔ بہت سچ بولنے والا

۱۵ لا۔ جھوٹ کا انکار

(۳۶)

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمْ

دغدغہ ہول قیامت کا نہیں ہے واللہ شافعِ روز جزا جب ہیں رسول اکرم
آپ ایسے محبوبِ خدا ہیں جن کے شفاعت کی امید کی جاتی ہے ہر ناگہاں
آنے والی مصیبت میں۔

فائدہ۔ تمام انبیاء علیہم السلام یک یک خاص لقب سے ملقب ہیں جیسے کہ آدم صفی اللہ۔ ابراہیم خلیل اللہ وغیرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ کے لقب سے مختص ہیں خلیل و حبیب میں یہ فرق ہے کہ خلیل کے تمام افعال رضائے حق کے لئے ہوتے ہیں اور حبیب کی شان یہ ہے کہ خدا کے افعال ان کی خوشنودی کے لئے ہوں۔

(۳۷)

دَعَا[1] اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ[2] بِہٖ
مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ[3] غَیْرِ مُنْفَصِمٍ[4]

امت خاص ہے سب تابع فرمان نبی ہے رسن اُن کی ہدایت کی بہت مستحکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خدا کے طرف بُلایا پس جو لوگ آپ کے دامان عالی سے وابستہ ہیں وہ درحقیقت ایسی مضبوط رسی پکڑے ہوئے ہیں جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتی یعنی ان کا دین قیامت تک باقی رہے گا جس میں نسخ و تبدیل نہ ہوگی۔

(۳۸)

فَاقَ[1] النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ[2] وَّفِیْ خُلُقٍ[3]
وَلَمْ یُدَانُوْہُ[4] فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٍ[5]

---

[1] دعا۔ از دعوت۔ بلانا۔ ہدایت کرنا۔

[2] مستمسکون۔ از استمساک کسی چیز کو مضبوط پکڑنا مراد دینا۔ لینا۔ اطاعت کرنا۔

[3] حبل۔ رسّا۔

[4] غیر منفصم۔ نہ ٹوٹنے والا مضبوط۔ جملہ اعتراضیہ قرآن مجید

۴۰

[1] فاق۔ فوق۔ زیادہ۔ بلند ہونا۔

[2] خلق۔ بالضم صورت

[3] خلق۔ بالضم صورت سیرت

[4] یدانوہ۔ نزدیک ہونا۔

[5] کرم۔ بفتحتین عطا۔ بخشش

انبیا صورت و سیرت پہ ہیں شیدا اُن کے　　برتر از جملہ جہاں آپ کا ہے علم و کرم

تمام انبیاؑ سے آپ حسن صورت صفت سیرت میں بڑھ گئے اور علم و کرم میں آپ کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہنچتا۔

(۳۹)

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

در مقصود سے بھر دیں گے ہمارا دامن　　ہے رسولوں کی زباں پر یہ تمنا ہر دم

تمام انبیاء آپ کے دریائے معرفت و باران فیض سے قطرۂ آب کے طالب ہیں یا دریائے علم معرفت سے بقدر استعداد استفادہ کے خواہاں ہیں۔

(۴۰)

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

لہ ملتمس از التماس　　لہ رشف فا چوشیدن
لہ غرف فا چوشیدن　　لہ الیحر دریا یا اردو میں بحر مستعمل ہے
لہ رشف بچوسنا مراد　　اس مقدار سے ہے جو ایک دفعہ
منہ میں آئے مل ہو یا بہتا ہوا ہو

۴۱

لہ دیم جمع دیمہ بمعنی
بارش جو رات دن لگاتار برستی
رہے مراد شفاعت بارحمت ہے
لہ واقف کھڑا ہونے والا
لہ لدی نزدیک
لہ حد غایت اور ہم پیشہ کی
نہایت

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ وَمِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

انبیاء علم و حکم سے ہیں تمہارے فائض ہیں وہ صف بستہ کھڑے آپ کے پیشی میں بہم

اور تمام انبیاء آپ کے حضور میں اپنے اپنے حدود مراتب کے موافق کھڑے ہیں

جس طرح نقطہ و اعراب اپنی جگہ پر متمکن ہوتے ہیں مراد جو علم اور حکمتیں من جانب اللہ

سرور کائنات کو عنایت ہوئے ہیں وہ ایسی کثیر و وسیع ہیں کہ علم و حکم انبیاء کو

ان سے وہی نسبت ہے جو نقطہ اور اعراب کو کتاب سے ہوتی ہے یعنی نہایت

ہی قلیل۔

(۴۱)

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

ختم ہیں ظاہر و باطن کے فضائل اُن پر جن کو اللہ نے کیا اپنا حبیب اکرم

۴۲

۱ نقطہ ترکیب و اعراب یا بحر
مقابل قلیل کہ جس کا قسم نہیں سکتا
۲ شکلہ حروف پر اعراب لگانا
۳ حکم جو تحریر کا ہیئت
بقدر طاقت بشری معلوم کرنا
۴ نسم معنا معلوم
۵ اصطفی انتخاب کرنا
۶ باری پیدا کرنے والا
۷ نسمہ نفس یا ہر ذی روح

آپ وہ اشرف الانبیا ہیں کہ باطنی اور ظاہری تمام فضائل آپ پر ختم ہو گئے
اور پھر اس کے ساتھ یہ خوبی کہ خدا نے آپ کو اپنا حبیب بنایا ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؎

خود حسن و جمال بے نہایت داری — ہم جود و کرم بحد غایت داری
شد حسن ترا سلم و ہم احساں — محبوب توئی کہ ہر دو آیت داری

(۴۲)

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

جوہر حسن محمد نہیں تقسیم پذیر — پاک ہیں شرکت اغیار سے اوصاف اتم

آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کے خوبیوں میں کوئی شریک ہو آپ کا حسن

۱ منزہ آپ پاک اصفاں
۲ محاسن محسن خوبیاں
۳ جوہر ہیں موتی
۴ ۴۳
۵ غیر منقسم جس کا تقسیم نہ ہو سکے یا نفس

ایسا جوہر ہے جو قابل تقسیم نہیں ؎

آنچہ اسباب جمال است رخِ خوب ترا　　ہمہ بروجہ کمال است کما لایخفیٰ

اصل یہ ہے کہ حکمت الٰہی ایسی نامعلوم حقیقت ہے کہ اس سے ایک چیز کا باوجود قسمت پذیر نہونے کے اپنے حال پر قایم رہنا کچھ محال نہیں ہے۔

(۴۳)

دَعْ[۱] مَا ادَّعَتْهُ[۲] النَّصَارٰی[۳] فِی نَبِیِّهِمْ[۴]
وَاحْکُمْ[۵] بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمْ[۶]

قوم عیسیٰ کی طرح ابن خدا مت کہنا　　اور جو چاہیں کریں نعت میں حضرت کی رقم

اے مخاطب تو اپنے نبی کے فضائل میں ایسا دعویٰ مت کر جو حضرت عیسیٰ کی امت نے کیا یہاں تک کہ خدا بنا دیا نفس مدح میں جس قدر تو چاہے مبالغہ کرسکتا ہے لَقَدْ اَحْسَنَ مَنْ قَالَ ؎

۱ دع ترک کرنا
۲ ادعت ادّعا دعویٰ کرنا
۳ نصاریٰ جمع نصران ۴۴ پیروان حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۵ واحکم حکم کرنا
۶ واحتکم حکم بنانا

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ۱ مِن وَّجهِكَ المُنیرِ لقد نُوِّرَ القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقّه ۲ بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

(۴۴)

وَانْسُبْ[1] اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ[2] مِنْ شَرَفٍ[3]
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ[4] مِنْ عِظَمٍ[5]

وصف احمد میں کبھی شائبہ شرک نہ ہو بجز اسبات کے جو چاہے لکھے تیرا قلم

باستثناء مرتبہ الوہیت جو خوبی تم چاہو آپ کی ذات مبارک کی طرف منسوب کر سکتے ہو اور جس قدر بزرگی کو تم چاہو نسبت دو۔

(۴۵)

فَاِنَّ[6] فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ
حَدٌّ[7] فَیُعْرِبَ[8] عَنْهُ[9] نَاطِقٌ[10] بِفَمٍ[11]

۱ النسب نسبت کرنا ۲ شئت ارشاد جو چاہے ۳ شرف بزرگی ۴ قدر مرتبہ ۵ عظم بزرگی ۶ فضل بزرگی ۷ حد نہایت ۸ یعرب آشکارا کرنا بیان کرنا ۹ ناطق بولنے والا ۱۰ فم منہ زبان

مرتبہ آپ کا ہے حدِ بیاں سے برتر　　کس طرح ذات محمدؐ کے ہوں اوصاف رقم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل و کمال کی کوئی حد نہیں ہے کہ کوئی اپنے زبان سے بیان کر سکے جو کچھ تعریف کی جاتی ہے اس سے صرف یہ مقصود ہے کہ کلام کو نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زینت دیجائے اور بس ؎

محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی　　خدا سے پوچھئے شانِ محمدؐ

(۴۶)

لَوْ نَاسَبَتْ[1] قَدْرُهٗ[2] اٰيَاتُهٗ[3] عِظَمًا[4]
اَحْيَى اسْمُهٗ[5] حِيْنَ يُدْعٰى[6] دَارِسَ الرِّمَمِ[7]

استخواں کیوں نہ ہوں اعجاز سے اُنکے زندہ　　نام احمد کا حقیقت میں ہے اسم اعظم

آپ کے معجزات عزت و شرف میں اگر آپ کے مرتبے کے موافق ہوتے تو آپ کا اسم شریف زندہ کر دیتا استخوانہائے بوسیدہ کو بعض روایات سے

[1] نا سبت نزابت
[2] قلادہ رتبہ
[3] ایات بالجمع بمعنی معجزات
[4] عظم بنگ
۴۶
[5] شہ احیی از احیا زندہ کردن
[6] بہ یدعی بلا نام
[7] بہ دارس نا پدید شدہ
بہ رمم بوسیدہ ہڈی

ثابت ہے کہ ایک بوڑھیا کا بیٹا جو قبیلۂ انصار سے تھا مر گیا بوڑھیا روتی تھی اور بارگاہِ ایزدی میں عرض کرتی تھی کہ خدایا تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے اور تیرے رسُول کی طرف اس لئے ہجرت کی ہے کہ ہر مصیبت سے محفوظ رہوں پس اس مصیبت کو بحرمت حضُور علیہ السّلام مجھ سے اُٹھا لے اُس دعا سے اس کا بیٹا زندہ ہو گیا۔

(۴۷)

لَمْ تَمْتَحِنَّا بِمَا تُعْيِي الْعُقُولَ بِهِ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

مل گئی راہ ہدایت ہمیں آسانی سے امتحان میں نہ پڑے آپ کی شفقت سے ہم

آپ نے ایسی باتوں سے ہمارا امتحاں نہ لیا کہ اس کے ادراک میں ہماری عقلیں حیراں ہوں اور اس لئے آپ کا حکم ماننے میں نہ ہم شک میں پڑے نہ حیرت میں آپ کی شریعت حقیقت میں نہایت واضح اور سہل ہے۔

۱ لم تمتحنا ۔۔۔ امتحان آزمائش نہ لینا
۲ تعیی ۔۔۔ حیران ہونا
۳ عقول ۔۔۔ بالضم جمع عقل
۴ حرصا ۔۔۔ بالکسر زور سے
۵ فلم نرتب ۔۔۔ یہاں شفقت مراد ہے
۶ ولم نهم ۔۔۔ ۴۷
۱ نرتب ۔۔۔ از ارتیاب شک کرنا
۲ نهم ۔۔۔ ہم سے ہیم حیرانی جیران ہونا

(۴۸)

اَعْیَا الْوَرٰی فَهْمًا مُعَنَّاهُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْفَحِمِ

آپ کے فہم کمالات سے عاجز عقلاً ادرک اوصاف میں سب خلق کے قاصر ہیں ہم
آپ کے فہم کمالات نے خلق کو عاجز کر دیا جن کا زمانہ قریب تھا یعنی صحابہ کرام
اور بعید العہد جو تابعی ہیں سب کے سب حقیقت محمدی کے دریافت میں عاجز و قاصر
ہیں حضور علیہ السلام کے فضائل کو دشمنان اسلام بھی ٹھنڈے دل سے تسلیم
کرتے ہیں۔

(۴۹)

کَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَیْنَیْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِیْرَةً وَتُکِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

---

۱ اعیی عاجز کر دیا ۱۲
۲ وری بالفتح تثلیث ۱۲
۳ فہم بمعنا ۱۲
۴ معنی حقیقت شی ۱۲
۵ قرب بالضم نزدیکی ۱۲
۶ بعد بالضم دوری ۱۲
۷ منفحم شق ہے منفحم سے عاجز ہونا الزام کا قبول کرنا ۱۲

۴۸

۸ شمس آفتاب ۱۲
۹ تظہر ظاہر ہوتا ہے ۱۲
۱۰ عینین تثنیہ عین آنکھ ۱۲
۱۱ بعد دوری ۱۲
۱۲ صغیرۃ چھوٹا ۱۲
۱۳ تکل عاجز کرنا کمال کمال ۱۲
۱۴ طرف آنکھ ۱۲
۱۵ امم سے تمیز ۱۲

مہر سی خُو ہے کمالات محمدؐ میں نہاں　　آنکھ ہیں جلوۂ تنویر سے خیرہ ہر دم

آپ کے کمالات کی کیفیت مثل آفتاب کے ہے جو دُور سے تو چھوٹا دکھائی دیتا ہے اور نزدیک سے بوجہ وفور نورانیت اس کے دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

(۵۰)

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

کیسے معلوم ہو دنیا میں حقیقت اُن کی　　خواب غفلت میں شب و روز گزرتا ہے ہم

جو قوم خفتہ ہے اور اپنے خواب و خیال پر قانع ہے وہ آنحضرت علیہ السلام کے حقیقت کو دنیا میں کیسی پا سکتی ہے۔

ھا العالمین و احیت سائر الامم

ضو خورشید رسالت سے ہدایت چمکی ہو گئے زندہ زمانے کے سبھی مردہ اُمم

جب آپ کا آفتاب ہدایت طلوع ہوا تو تمام عالم اس نور سے منوّر ہو گیا اگر کوئی اس فیض مقدس سے محروم رہا ہے تو وہ بمقتضائے عدم قابلیت ہے اور ایسی حرماں نصیبی کو جناب رسالتمآب کے طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

(۵۵)

اکرم خلق نبی زانہ خلق

بالحسن مشتمل بالبشر متسم

طینت پاک ہی آراستہ با خلق حسن خندہ پیشانی میں مشہور ہیں وہ در عالم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرشت کیسی پاک ہے جس کو آپ کے خلق عظیم نے بیحد زینت دی ہے جو تازہ روئی اور کشادہ پیشانی سے جامہ حسن میں لپٹی ہوئی ہے

۵۲

ھ عالمین جمع عالم دنیا ۱۲
ھ احیت زندہ کرنا ۱۲
ھ سائر تمام ۱۲
ھ امم جماعت دو یا ۱۲
ھ اکرم صیغہ تفضیل اکرام اُنست ۱۲
ھ خلق باطنی سرشت ۱۲
ھ زان آراستہ کرنا ۱۲
ھ خلق پیرایہ ۱۲
ھ حسن بفتح اول و ثانی ۱۲
ھ مشتمل اسم فاعل لپٹا ہوا ۱۲
ھ بالبشر خندہ پیشانی ۱۲
ھ متسم آراستہ ۱۲

(۵۶)

كَالزَّاهِرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

شرف وجاہ میں سرتاج مہ چار دہم ۔۔۔ گل لطافت میں ہیں بخشش میں ہیں دریا کرم

آپ کی سرشت لطافت میں مانند شگوفہ کے ہے اور شرف و بزرگی میں ماہ شب چہار دہم بخشش میں دریا ہے تو ہمت میں زمانہ ہے۔

(۵۷)

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

فرد یکتا ہیں زمانہ میں جلال ایسا ہے ۔۔۔ آپ کو حاجت افواج نہ پروائے حشم

رعب و جلال آپ کا ایسا ہے کہ بے خدم و حشم کے بھی معلوم ہوتا ہے کہ

ایک بھاری لشکر کے ساتھ ہیں اگرچہ آپ خوش اخلاقی میں یکتائے زمانہ تھے
مگر منجانب اللہ ایسا رعب و دبدبہ عنایت ہوا تھا کہ بحالت تنہائی بھی آپ ایک
سردار لشکر معلوم ہوتے تھے۔

لشکرے در یک قبا کشورے در یک بدن

(۵۸)

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنِيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٍ

منہ سے جو لفظ نکلتے ہیں گہر ہوتے ہیں یہ ہے اعجاز کلام نبوی شاہ امم

آپ کا کلام پاک جو زبان مبارک سے نکلتا تھا فصاحت و بلاغت
میں مثل جوہر کے تھا اور دندان مبارک آب و تاب میں دُرِ مکنوں کی طرح
روشن تھے۔

۱؎ لئ ع لئی موتی ۱۲
۲؎ مکنون پوشیدہ ۱۲
۳؎ صداف سیپ ۱۲
۴؎ معادن کان جواہر ۱۲
۵؎ منطق یعنی زبان ۱۲
۶؎ مبتسم ہنسی کا محل یعنی دندان ۱۲

(۵۹)

لَا طِیبَ یَعدِلُ تُربًا ضَمَّ اَعظُمَهٗ
طُوبٰی لِمُنتَشِقٍ مِّنهُ وَ مُلتَثِمِ

خاک مرقد سے ہے کیا نسبت مشک و عنبر بوسہ گاہ ملک و جن و بشر ہے ہر دم
کوئی خوش بو اُس خاک پاک کے برابری نہیں کر سکتی جس نے آپ کے جسم اطہر کا
احاطہ کیا ہو خوش نصیب ہے وہ جس نے اس کو سونگھا یا بوسہ دیا۔

(۶۰)

اَبَانَ مَولِدُهٗ عَن طِیبِ عُنصُرِهٖ
یَا طِیبَ مُبتَدَإٍ مِّنهُ وَ مُختَتَمِ

جب صبا بوئے ولادت کو جہاں میں لائی ہو گیا نکہتِ اطہر سے معطر عالم
آپ کی ولادت آپ کی پاکی فطرت کے ظاہر کرنے کا باعث ہوئی سبحان اللہ

۵۵

کیسی حُسن ولادت اور کیسا حُسن خاتمہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت
کے وقت بہت عجائبات کا ظہور ہوا ایک نور ایسا چمکا کہ جس سے زمین و آسمان
منور ہو گیا۔ حضرت آمنہؓ کو غیب سے آواز آئی کہ تین روز حضرت کو ملائکہ سلام کریں گے
کسی پر ظاہر نہ کرنا حضور پیدا ہوتے ہی سربسجود ہو گئے اور علیٰ ہذا بعد وفات غسل
کے وقت جب جسم مبارک سے لباس اتارنے لگے تو آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بدن کو برہنہ مت کرو۔

(۶۱)

یَوْمُ۱ تَقَرَّسَ۲ فِیْهِ الْفُرْسُ۳ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا۴ بِحُلُوْلِ۵ الْبُؤْسِ۶ وَالنِّقَمِ۷

اہل تنجیم کا فتویٰ تھا کہ اے اہل عرب اب ہوا دولت فارس کا زمانہ دہر ہم
ستارہ شناسان فارس نے آپ کے یوم ولادت کے آثار سے معلوم کر لیا

۱ یوم ۔ نثر روز ۱۲
۲ تقرس ۔ فراست کرنا ۱۲
۳ فرس ۔ مرد ملک فارس ۱۲
۴ انذروا ۔ از انذار ۔ ڈرانا ۱۲

۵۶

۵ حلول ۔ آنا ۱۲
۶ بؤس ۔ سختی مصائب ۱۲
۷ نقم ۔ از انتقام عذاب ۱۲

کہ ان کی زوال سلطنت و مصائب کا زمانہ آگیا ہے۔

(۶۲)

وَبَاتَ اَیْوَانُ کِسْرٰی وَھُوَ مُنْصَدِعٌ
کَشَمْلِ اَصْحٰبِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمِ

قصر کسریٰ بھی گرا رعب ظہور شہ سے اور ہوا فوج کا شیرازہ سراسر بہم

آپ کی ولادت کے دن کسریٰ کا محل ایسا پاش پاش ہوگیا جیسے نوشیروان کے لشکر کا شیرازہ بکھر کر پھر اکٹھا نہ ہوسکا۔

(۶۳)

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَیْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِی الْعَیْنِ مِنْ سَدَمِ

فرط تشویش سے چکر میں رہا آب فرات اور مجوسوں کی ہوی آگ بھی ٹھنڈی بکدم

لہ بات رات بسر کرنا
لہ ایوان محل
لہ کسریٰ ایشیا کے قدیم بادشاہوں کا لقب تھا
لہ منصدع منصدع
لہ مثل جمع پریشان ہونا
لہ شمل پریشانی
لہ غیر ملتئم نہ جڑنا
لہ ۵
لہ خامد بجھی ہوئی
لہ انفاس سانس یہاں آگ کا شعلہ ہے
لہ اسف افسوس
لہ ساھی غافل بھولنے والا

اور آتش مجوس جو ہزار سال سے برابر روشن تھی آپ کے ولادت کے وقت افسوس کر کے ٹھنڈی ہوگئی اور نہر فرات کو ایسا صدمہ ہوا کہ اپنا چشمہ بھول گئی۔ یعنی وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بہنے لگی۔

(۶۴)

وَاَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ طَمِيْ

ہوگیا خشک جو دریاچۂ ساوہ یکدم شہر والوں کو تھا پانی کا نہایت ہی غم

اور اہل ساوہ کو اس بات کا غم ہوا کہ ان کے نہر کا پانی خشک ہوگیا اور اس کی گھاٹ پر آنے والا غصہ سے پلٹ گیا جب کہ بحالت تشنگی پانی نہ پایا بحیرہ ایک ندی ہے عراق عجم میں مابین ہمدان و قم جس کی کفار پرستش کرتے تھے اس لئے خدائے پاک نے اس کو بروز ولادت باسعادت خشک کر دیا۔

۵۸

ساوہ ایک شہر کا نام ہے

غاضت پانی نیچے بیٹھ گیا

بحیرہ ایک ندی کا نام ہے

ساوہ شہر والوں

ساوہ کا پانی نہر میں

ورد گھاٹ پر آنے والا

غیظ غصہ

طمی بڑھا

(۶۵)

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

آگ میں سردی تھی پانی میں نمایاں گرمی قلب ماہیت اشیا کا اثر تھا ہم

گویا آگ میں عنسم کے مارے پانی کی ٹھنڈک کی کیفیت پیدا ہوگئی اور پانی میں وہ التہاب ہوا جو آگ میں ہوتا ہے آتشکدے ایسے سرد پڑے کہ گویا پانی سے بجھا دئے گئے اور ندی ایسی خشک ہوئی کہ گویا اس کو خشک کر دیا گیا

(۶۶)

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمٍ

سارے جنات کے لب پر تھا وہ آدم کا بیان حق کے انوار سے روشن تھا تمامی عالم

لہ کان مخفف آرہا ہے ۱۲
لہ بلل تری ۱۲
لہ حزن بالضم اندوہ ۱۲
لہ ضرم شعلہ ۱۲
لہ تہتف از تہتف بمعنی ۱۲

آواز دینا یہاں مراد ہے شہادت توحید کی ۱۲
لہ ساطعۃ چمکدار ۱۲
لہ یظہر ظاہر ہو رہا ہے ۱۲
لہ کلم الفاظ ۱۲

جنات آپ کے ولادت کی بشارت دے رہے تھے اور ہر طرف انوار ظاہر ہو رہے تھے اور صداقت حق کا ظہور چار دانگ عالم میں ہو رہا تھا۔

(۶۷)

عَمُوا[1] وَصَمُّوا[2] فَاِعْلَانُ[3] الْبَشَائِرِ[4] لَمْ
تُسْمِعْ[5] وَبَارِقَةُ[6] الْاِنْذَارِ[7] لَمْ تُشْمِ[8]

برقِ توحید نے آنکھوں کو چکا چوند کیا گوشِ کفار تھے تصدیق نبوت اصم منکرین ایسے اندھے اور بہرے ہو گئے کہ انھیں نہ اعلان بشارت سنائی دیتا تھا اور نہ غضب الٰہی کی بجلی نظر آتی تھی مطلب یہ ہے کہ منکرین اسلام کی قوت سمع و بصر ایسی زائل ہو گئی کہ نہ بشارت کی آیتوں کو وہ سن سکے اور نہ ترہیب عذاب کی کیفیت کو سمجھ سکے ۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ۔

[1] عموا از عمی یعمی اندھا ہونا
[2] صموا بہرے ہو گئے
[3] اعلان ظاہر کرنا
[4] بشائر جمع بشیر خوشخبری دینے والی
[5] تسمع جمع مذکر حاضر
[6] بارقۃ بجلی چمکنا
[7] انذار ڈرانا
[8] لم تشم مضارع مجزوم
ارشیم سے باب کرم یکرم
بادل کا چمکنا

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

دین باطل کی تباہی سے پریشان ہو کر اہلِ تنجیم خبر دیتے تھے ہر جا پیہم

زیادہ عجب یہ ہے کہ قبول حق سے کفار کا اندھا اور بہرا ہونا اس امر کے بعد ہوا کہ اُن کے کاہن تمام اقوام کو یہ خبر دے چکے تھے کہ ان کا دین باطل آئندہ قایم نہیں رہے گا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی منجم مکہ میں آکر رہا ایک دن کہنے لگا کہ اے قریش کیا گزشتہ شب کو کوئی لڑکا آپ لوگوں میں پیدا ہوا ہے جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب رض کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے یہودی نے کہا جاؤ اور دیکھو اسکی پیٹھ پر ایک علامت ہوگی قریش نے اس یہودی کے ساتھ جا کر دیکھا تو آپ کے

۱ اخبر از اخبار بمعنی خبر
۲ اقوام جمع قوم
۳ کاھن بمعنی
۴ دین مذہب
۵ معوج از اعوجاج بمعنی کجی
۶ یقم از قیام بمعنی

دونوں کندھوں کے درمیاں ایک چمکتا ہوا نشان تھا یہ دیکھ کر یہودی بیہوش ہو کر گر پڑا اور کہا کہ آج نبوت بنی اسرائیل سے قریش میں منتقل ہو گئی اس کا دین مشرق سے مغرب تک پھیلیگا انہی عجائبات کا اس شعر میں ذکر ہے۔

(۶۹)

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةً وَقَفُوا مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

جب ہوئی آتش سوزاں کی جہانیں بارش سرنگوں ہو گئے بتخانوں میں از خود ہی صنم

کفار نے شب ولادت رسول مقبول آسماں سے ستاروں کو اس طرح گرتے دیکھا جس طرح کہ زمین پر بت گر رہے تھے۔

(۷۰)

حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمُ

۶۲

له عاینوا سامنے دیکھنا
عه افق کنارہ آسمان ۱۲
عه شہب بضم اول و دوم جمع شہاب بمعنی شعلہ آتش ۱۲
عه منقضہ ٹوٹ کر گرنا ۱۲
انقضاض ستارہ کا ٹوٹنا ۱۲
عه وقفوا قفوا امر ماضی سکون فارسے مطابقت ۱۲
عه ما نفی بمعنی لیس ۱۲
عه غدا بمعنی صار ہے ۱۲
عه طریق راہ ۱۲
عه وحی وہ امر جو پوشیدہ طور پر دل میں ڈالا جائے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے ۱۲
بلا واسطہ نازل ہو جیسے ۱۲
عه منہزم اسم فاعل از انہزام شکست کھا کر بھاگنا ۱۲

مِنَ الشَّیَاطِیْنِ یَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمْ

ہیبت وحی الٰہی سے تھا ایک شور مچا　　آسمان سے تھے شیاطین گریزاں باہم

یہاں تک شیاطین پر شعلہ ہائے آتشیں پڑے کہ آسمان سے حالت بدحواسی میں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگے۔

(۱۷)

کَاَنَّهُمْ هَرَّابَةٌ اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِیْ

رمی احجار کی تاثیر تھی سب نے دیکھا　　ابرہہ کا ہوا جس طرح سے پامال حشم

گویا شیاطین شعلہ ہائے شہاب سے اس طرح بھاگے جیسے ابرہہ کے بہادر بیت اللہ سے ذلیل ہو کر بھاگے تھے یا شیاطین ایک ایسا لشکر تھے جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو کفِ مبارک سے سنگ ریزے پھینکے تھے اور وہ

لہ یقفوا پیچھے آتے تھے
لہ اثر
لہ ھرب گریختن
لہ ابطال جمع بطل بہادر
لہ ابرھہ نام حاکم یمن جس کا لشکر ہاتھیوں پر تھا
لہ ابابیل جمع ابابیل جھنڈ
لہ حصی جمع حصاۃ سنگریزہ
لہ راحتہ ہتھیلی
لہ رمی پھینکنا

بھاگ نکلے مصرع اول میں قصۂ اصحاب فیل کی طرف اشارہ ہے اور مصرع
ثانی میں غزوہ حنین کے طرف ۔

ف ابرہہ یمن کا بادشاہ مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اُس نے شہر صنعا
میں کعبہ کے مقابلہ پر ایک مکان بنایا اور لوگوں کو اس کی پرستش کا حکم دیا ایک
شخص بنی کنانہ سے جو اس مکان کا خادم تھا ایک روز اس میں چپکر لگا کر
رُوپوش ہو گیا ابرہہ کو معلوم ہوا کہ یہ خادم مکی تھا براہِ عناد اس نے ایسا فعل
کیا ہے اسی اثنا میں ایک قافلہ مکہ معظمہ کا اس مکان کے قریب آکر اترا ان کے
چُولہے کی آگ ہوا کی تیزی سے اس مکان میں آپڑی اور اس کا ایک حصہ
جل گیا ان واقعات سے ابرہہ کی آتشِ حسد مشتعل ہوئی اور ہاتھیوں کا ایک
لشکر ساتھ لے بیت اللہ پر چڑھ آیا اس لشکر میں محمود نامی ایک سفید ہاتھی بڑا
مشہور تھا اہل مکہ اس حملہ کی خبر پاکر کعبہ میں جمع ہوئے اور بارگاہ خداوندی میں

یوں ملتجی ہوے۔ رُبَاعِی

یَارَبِّ لَا اَرْجُوْ لَھُمْ سِوَاکَا　　یَارَبِّ فَامْنَعْ مِنْھُمْ حِمَاکَا

اِنَّ عَدُوَّ الْبَیْتِ مَنْ عَادَاکَ　　اِمْنَعْھُمُ اَنْ یَّخْرِبُوْا فِنَاکَا

ترجمہ (خداوندا! تیرے سوا مجھے دشمنوں کے مقابلہ پر کسی سے امید نہیں
خداوندا! دشمنوں سے اپنی چراگاہ (بیت اللہ) کو محفوظ رکھ۔ جو بیت اللہ سے
دشمنی رکھتا ہے وہ تیرا بھی دشمن ہے انھیں اس کے ویران کر دینے سے روک)

۶۵

اور اکثر اہل مکہ مارے خوف کے پہاڑوں میں پناہ گزیں ہوئے جب محمود نامی
ہاتھی مکہ میں داخل ہوا تو نفیل بن حبیب خثعمی نے اس ہاتھی کی سونڈ
پکڑ کر کہا یہ خدا کا گھر ہے خدا سے ڈر اور جدھر سے آیا ہے واپس چلا جا یہ سنتے
ہی ہاتھی زمین پر گر پڑا ہر چند اس کو مارتے تھے وہ خانہ کعبہ کے طرف ایک قدم
بھی نہ اُٹھاتا تھا مگر جب یمن کے طرف اس کا رُخ کرتے وہ بے تحاشا بھاگنے لگتا

اس لشکر کے تباہ کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ نے دریا کے جانب سے ابابیل
پرندے مسلط کئے ہر ایک پرندہ کے چونچ اور پنجوں میں دانہ نخود کے برابر کنکریاں
تھے وہ بارش کی طرح لشکر ابرہہ پر برسنے لگے اور ایسے تیز تھے کہ لشکر ان سے
تباہ ہوگیا پھر ایک ایسی رو دریا سے آئی کہ مُردوں کو دریا میں بہالے گئی اور
ابرہہ کو ایسی بیماری لاحق ہوئی کہ اس کا ایک ایک عضو جُدا ہوگیا جب وہ
صنعا میں پہنچا تو مضغۂ گوشت بن گیا تھا اور اسی حالت میں مر گیا۔

(۷۲)

نَبَذَ اَبِابِیْلَ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبَذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمٍ

بطن ماہی میں تھے جس طرح مسیح یونس سنگریزوں کی تھی تسبیح بدست اکرم
حضور اقدس نے سنگریزوں کو جب کہ وہ آپ کے کف دست میں تسبیح کرتے تھے

---

۱ نبذ: پھینکنا ۱۲
۲ تسبیح: بجان اللہ کہنا ۱۲
۳ بطن: باطن، شکم ۱۲
۴ مسبح: اسم فاعل تسبیح
۶۶
۵ احشاء: جمع حشا، اندرونی اعضاء
۶ ملتقم: اسم فاعل التقام، نگلنے والا، مراد وہ مچھلی جس نے حضرت یونس علیہ السلام کو نگلا تھا ۱۲

اس طرح پھینکا کہ جس طرح خدا نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا تھا

(۷۳)

جَآءَتْ[1] لِدَعْوَتِهٖ[2] الْاَشْجَارُ[3] سَاجِدَةً[4]
يَمْشِيْ[5] اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ[6] بِلَا قَدَمٖ

ایک اشارہ سے چلے آتے تھے سجدہ کو شجر گرچہ قدرت سے سراسر تھے وہ محروم قدم

جب آپنے درختوں کو بلایا تو اپنے شاخیں جھکائے ہوئے مثل سجدہ کرنیوالے کے ایسے حال میں حاضر ہوے کہ وہ اپنے تنوں پر بے قدم کے چلتے تھے اس شعر میں ایک معجزے کا ذکر ہے جو بدفعات ظہور پذیر ہوا ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ آپ قضاے حاجت کے لئے ایک میدان میں تشریف فرما ہوے اور آپ کے ساتھ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تھے وہاں کوئی آڑ نہ تھی لہذا آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اُن دو درختوں کو جو کھڑے ہیں بلا لاؤ حضرت امیر گئے

[1] جاءت از بعضی آمد
[2] دعوتہ بلانا
[3] اشجار جمع شجر درخت
[4] ساجدۃ سجدہ کرنیوالا
[5] یمشی چلنا
[6] ساق پنڈلی اور درخت کا تنہ

اور درختوں سے کہا کہ تم کو جناب رسالتمآب بُلاتے ہیں وہ فوراً زمین کو چیرتے ہوئے اور شاخوں کو جھکائے ہوئے حاضر ہو گئے اور دونوں باہم مل گئے جس سے پردہ کی غرض حاصل ہو گئی جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے تو حکم دیا کہ اپنے اپنے مقام پر چلے جاؤ اور بعض کتب میں اسی روایت کو عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا گیا ہے۔

(۷۴)

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ
فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللُّقَمِ

راہ میں لکھتی چلی جاتی تھیں نعت احمدؐ شاخیں اشجار کی بس شوق سے مانند قلم

اس وجہ سے کہ ان درختوں کی شاخوں نے جن کو حضرت نے طلب کیا اپنے راستہ میں خوشنما لکیریں پیدا کر دی تھیں گویا یوں سمجھنا چاہئے کہ (اطاعت و

۱ سطرت از سطر کنند ۱۲
۲ کتبت از کتابت کنند ۱۲
۳ فروع جمع فرع ۱۲
۴ بدیع خوبصورت ۱۲
۵ لقم جمع لقمہ ۱۲

(یقیناً کی) بخط بدیع ایک سیدھی سطر لکھتی آئیں۔

(۷۵)

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً
تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِلْهَجِیْرِ حَمِیْ

ابر کی طرح بجا لاتے تھے اشجار بھی کام فرق اقدس پہ کئے رہتے تھے سایہ بہم

وہ درخت بادل کی طرح جہاں آپ تشریف رکھتے یا لیجاتے سر پر سایہ کئے رہتے اور آپ کو دوپہر کی جلتی ہوئی دھوپ سے محفوظ رکھتے۔

(۷۶)

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

سینۂ پاک کی نسبت سے قمر چاک ہوا راست کہتا ہوں یہ اس جان کی کھا کر قسم

قسم کھاتا ہوں چاند کی جو شق ہوگیا آپ کے اشارہ انگشت سے کہ بیشک
اس کو آپ کے قلبِ مبارک سے ایک خاص نسبت ہے جس پر میرا قسم کھانا
بالکل صحیح ہے۔

فائدہ اس شعر میں معجزۂ شق القمر کے طرف اشارہ ہے جب ابوجہل وغیرہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں عاجز ہوے اور یوماً فیوماً آفتابِ اسلام
بلند ہونے لگا تو ابوجہل نے حبیب ابن مالک امیر شام کے طرف لکھ بھیجا کہ
ہم میں ایک جادوگر پیدا ہوا ہے جو ہمارے دین کا سخت مخالف ہے
آپ جلد آئیے اور اس کا انسداد کیجئے اس طلبی پر حبیب ابن مالک بارہ سو اردل کے
ساتھ آیا ابوجہل اور رؤسائے مکہ نے اس کا استقبال کیا اور نذریں پیش کیں
حبیب ابن مالک نے آپ کے حالات دریافت کئے بنی ہاشم نے کہا کہ لڑکپن
میں تو آپ راست گو تھے جب چالیس برس کے ہوئے تو ہمارے دین کی مذمت

کرنے لگے اور ایک نیا مذہب اختراع کیا حبیب ابن مالک نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بلوایا۔ حضور پیراہن سرخ اور عمامہ سیاہ زیب تن فرما کر تشریف لائے
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پیچھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں
جانب تھے حبیب ابن مالک اور تمام حاضرین تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے حضرت
کو نہایت اعزاز سے بٹھایا گیا آپ کی ہیبت امراء مکہ پر ایسی طاری ہوئی کہ بہت
دیر تک سب چپ چاپ بیٹھے رہے حبیب نے کچھ تامل کے بعد آنحضرتؐ سے عرض
کیا کہ آپ جانتے ہیں کہ جس قدر پیغمبر گزرے ہیں ان کے لئے معجزات تھے جن سے
ان کی تصدیق ہوتی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے آپ کا مطلب کیا ہے۔
حبیب نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت سورج ڈوب جائے اور چاند زمین
پر آکر دو ٹکڑے ہو جائے اور پھر آسمان پر جا کر اپنی اصلی ہیئت اختیار کرے
حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر باذن اللہ میں ایسا کروں تو آپ ایمان لائیں گے؟ تو اس نے

کہا کہ بشک بشرطیکہ آپ مجھ کو میری مافی الضمیر سے بھی مطلع فرمائیں حضرتؐ
ابوقبیس پہاڑ پر گئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی جبرئیل نازل ہوئے اور خبر دی
کہ خدائے تعالیٰ چاند اور سورج کو آپ کا مسخر کر دیا ہے اور حبیب ابن مالک کی ایک
لڑکی جو پیٹ کے بل پڑی ہے نہ اس کی آنکھیں ہیں نہ ہاتھ پاؤں۔ اس کی خواہش
ہے وہ تندرست ہو جائے آپ اسے کہدیں کہ خدا نے اسے تندرست کر دیا تب
حضور علیہ السلام نے سورج کے طرف اشارہ کیا کہ وہ چشم زدن میں غائب ہو گیا ۷۲
پھر چاند کے طرف دیکھا وہ زمین کے قریب آکر دو ٹکڑے ہو گیا پھر دونوں پہلی
حالت پر آگئے اور حضرتؐ پہاڑ سے اتر آئے اور حبیب کو کہا کہ تمہاری لڑکی جو اندھی
اور بے دست و پا تھی وہ تمہارے حسب خواہش بفضلِ خدا تندرست ہو گئی
حبیب نے کہا کہ اے اہل مکہ اب گنجایش انکار باقی نہیں ہے میں تصدیق کرتا
ہوں کہ آپ نبی صادق ہیں اس کے بعد جب اپنے شہر میں واپس آیا اپنی لڑکی کو

صحیح سالم پایا لڑکی نے باپ کو دیکھتے ہی کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا جیب نے
پوچھا یہ کلمات کہاں سے سیکھی اُس نے کہا خواب میں ایک شخص آیا اور کہا کہ
تیرا باپ مُسلمان ہوگیا اگر تو بھی مُسلمان ہو جائے تو خدائے تعالیٰ تیرے اعضا
کو درُست کر دے گا میں خواب میں مُسلمان ہوگئی اور ان کلمات طیبات کی
مجھ کو تعلیم دی گئی غور کرو کہ اشاعتِ اسلام کے لئے کیسی کیسی عسیر الوقوع معجزات کا
ظہور جناب رسالتمآب سے ہوا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۝

اے در حسد مدینہ جسم تو چو جاں — دین تو گرفتہ قاف تا قاف جہاں
در لفظ مدینہ نگر از اعجازت — مہ شق شدہ و گرفتہ دیں را میاں

(۷۷)

وَمَا هَوَى الْغَادُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

۱ھوی اصل کتاب میں ہے
۲غاد نگاہ کرو گرفتہ
۳ہمارے ہاں میں پایا جاتا ہے
۴خیر بخشش بھلائی
۵کرم بخشش
۶عمی اندھا

جبل ثور میں تھے آنکھ سے دشمن کے نہاں　　سر بو بکر و محمد کی میں کھاتا ہوں قسم

اور میں اس مجسم خیر و کرم کی قسم کھاتا ہوں (یعنی حضرت رسالتمآب اور حضرت ابو بکرؓ) جن کو جبل ثور کے غار نے چھپا لیا تھا اور ہر طرف کفار کی آنکھیں آپ کے دیکھنے سے اندھی ہو گئیں۔

(۷۸)

فَالصّٰدِقُ[1] فِی الْغَارِ[2] وَالصِّدِّیْقُ[3] لَمْ یَزُرَمَا[4]

وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرَمٍ[5]

اور اسی طرح سے تھے غار حرا میں دونوں　　لیک کفار کی آنکھوں سے تھے محفوظ بہم

پیغمبر خدا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں تھے لیکن بحمد اللہ الٰہی کفار کہتے تھے کہ غار میں تو کوئی نہیں ہے۔

---

[1] صادق راستی و راستباز ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[2] غار کا حاشیہ ۱۲

[3] صدیق راست گو و راستباز

[4] ۷۴

[5] ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

[6] لم یزر ما لم یبرح یعنی غار سے نہ ہٹے

[7] ارم نشان راہ یعنی کوئی نشان راہ نہیں ہے

(۷۹)

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

جال مکڑی کے سر غار تھی قدرت سے بند ہے اور کبوتر کے وہاں انڈے تھے بر شاخ سلم

مگر کفار باہم کہتے تھے کہ اس غار کے منہ پر جس میں (اشرف المخلوقات چھپے تھے) آپ کے اخفا کے لئے نہ کبوتر نے انڈے دئے ہیں اور نہ مکڑی نے جالا تنا ہے حفاظت الٰہی نے اُن کی عقل اور آنکھ پر پردہ ڈال دیا تھا۔

(۸۰)

وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

نہ زرہ کی تھی ضرورت نہ قلعہ کی حاجت حفظ میں خالق اکبر کے تھے سرد ارام

ف ظن گمان کرنا ۱۲
ف حمام کبوتر ۱۲
ف عنکبوت مکڑی ۱۲
ف خیر البریۃ آنحضرت
ف نسج جالا بننا ۱۲
ف حم انڈا دینا ۱۲
ف وقایۃ بالکسر نگاہ رکھنا ۱۲
ف اغنت از اغناء بمعنی نافع
پیدا کرنا ۱۲
ف مضاعفۃ دوہری بکتر ۱۲
ف دروع زرہ ۱۲
ف عال بلند ۱۲
ف اطم حصار قلعہ ۱۲

خدا کی حفاظت نے آپ کو دوہری رزہ پہننے اور بلند قلعوں میں پناہ لینے سے بے پروا کر دیا تھا۔

(۸۱)

مَا سَامَنِیَ الدَّهْرُ ضَیْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ یُضَمِ

میں ہوں آفات زمانہ سے ہمیشہ مصئوں بطفیل آپکے جاتا رہا سب درد و الم
زمانہ نے مجھے تکلیف نہ دی جب کبھی میں نے آپ سے پناہ مانگی میں اپنے
پناہ مانگنے میں کامیاب ہوا (اشارہ) آپ کے ہی پناہ کا صدقہ ہے کہ میں مرض
فالج سے صحت یاب ہوا۔

(۸۲)

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَدِهٖ

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمِ

مل گئی دونوں جہاں کی مجھے دولت کیا کیا ہاتھ نے بخشش و الطاف کے اے شاہ امم

میں نے جب کبھی آپ کے مبارک ہاتھ سے دین و دنیا کی دولت کی

خواہش کی تو مجھے فی الفور اس بہترین ہاتھ سے منہ مانگی مراد مل گئی۔

(۸۳)

لَا تُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُؤْیَاہُ اِنَّ لَہٗ

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا کبھی اس لئے خواب میں تھا وحی کا آنا پیہم

اے مخاطب خواب میں وحی کے نازل ہونے سے انکار مت کر کیونکہ

آپ کا قلب پاک جاگتا رہتا تھا جب کہ آنکھیں نیند میں ہوتیں۔

ع لا استلمت الخ از استلام مرید
ہاتھ چومنا ۱۲
ع ندا کی بالفتح بخشش طلب
ع مستلم اللہ سے مرید ہونا
ع بیعت کرنا حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر
قبول کرنا حضور علیہ السلام کا بیعت
ع لا تنکر منع نہ کر ۱۲
ع وحی سچا خواب
ع رؤیا بالضم خواب
ع نامت از نوم سونا ۱۲
ع عینان بتثنیہ عین آنکھ ۱۲

وَذٰلِكَ[1] حِيْنَ[2] بُلُوْغٍ[3] مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ[4]
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمٍ[5]

حالت خواب میں بھی وحی کا ہوتا تھا نزول جب نبوت سے سرفراز ہوئے شاہ امم

اور خواب میں وحی کا آنا اس وقت سے تھا جب کہ آپ نبوت میں بالغ ہو چکے تھے تو ایسی صورت میں نزول وحی حالت خواب سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ابتداء میں چھ مہینہ تک خواب میں وحی آیا کی تاکہ حضرت آثار وحی کے متحمل ہو جائیں اور ملک روحانی کے دیکھنے اور اس سے آیات قرآنیہ کے اخذ کی استعداد ہو جائے یہی سبب ہے کہ پہلی پہلی چھوٹی چھوٹی آیات نازل ہوتی تھیں اور اخیر عمر میں لمبی لمبی سورتیں یک دفعہ نازل ہونے لگیں آیات

[1] ذالک اسم اشارہ ہوا ۱۲
[2] حین بالکسر وقت ۱۲
[3] بلوغ بالغ ہونا ۱۲
[4] ۷۸
[5] محتلم از احتلام خواب کا دیکھنا بالغ ہونا یہاں مراد ہے من النبوۃ ۱۲

مکی قسم اول کی ہیں اور آیات مدنی قسم دوم کی ہیں۔

(۸۵)

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمٍ

یک عنایت ہے خدا کی کسبی کب ہے وحی　　انبیا کذب سے محفوظ ہیں از فضل و کرم

اللہ اللہ وحی ایسی چیز نہیں ہے کہ انسان اس کو اپنے سعی و کوشش سے حاصل کرے بلکہ وہ محض عطیۂ الٰہی ہے کوئی نبی اخبار غیب میں کذب سے متہم نہیں ہے۔

(۸۶)

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

ف ۱ تبارک اللہ ابارک کہ ہے
ف ۲ کسب کرنا ہے
ف ۳ غیب پنہاں ہے
ف ۴ متہم از اتہام ہے
ف ۵ وحی خبر ہے
ف ۶ ابرأت از ابراء بمعنی
ف ۷ وصبا بیماری ہے
ف ۸ لمس چھونا ہے
ف ۹ راحۃ کف دست ہے
ف ۱۰ اطلقت از اطلاق بمعنی
ف ۱۱ ارب حاجت ہے
ف ۱۲ ربقہ بند ہے
ف ۱۳ لمم دیوانگی ہے

کف اطہر ہے مریضوں کے لئے دستِ شفا اور ہے زخم جنوں کے لئے کافی مرہم

آپ کے دست مبارک نے بارہا مریضوں کو چھو کر اچھا کر دیا اور بہت سے دیوانوں کو قید جنوں سے رہا کیا حضرت صدیق اکبرؓ کا غار حرا میں سانپ کے کاٹنے سے متاذی ہونا اور حضرت کا دست مبارک لگا دینے سے شفا پانا اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

(۸۷)

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

بارہا قحط ہوا مگر دعا سے ناپید خشک کھیتی میں نکل آتا تھا اک تازہ جنم

اور بارہا سال خشک کی سپیدی گہری سیاہی سے بدل گئی یہ عادتی بات ہے کہ خشک سالی میں زمین سپید ہو جاتی ہے اور سرسبز زمانہ میں توجہ شادابی

۱ احیت از احیاء زندہ کرنا مراد قحط کا ختم ہے ۱۲
۲ سنۃ سال ۱۲
۳ شہباء سخت قحط سالی ۱۲
۴ دعوۃ بلانا ۱۲
۵ حکت از حکایت مانند دشابہ ہونا ۱۲

۸۰

۱ غر سفیدی جو گھوڑے کے پیشانی پر ہوتا ہے
۲ شہباء عصر مع عصر یعنی بارہا
۳ دہم جمع دہماء سخت سیاہ
۴ اعصر بارش ۱۲

وشدت سبزی کے زمین مائل بسیاہی ہو جاتی ہے۔

(۸۸)

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خَلَتْ لِبُطَاحِهَا
سَيْبٌ مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلٌ مِّنَ الْعَرِمِ

آسماں بارش باراں سے جھمتا تھا کبھی نہر پانی سے اُبلتے تھے شب و روز بہم

اس قدر پانی زور سے چلتا تھا کہ دیکھنے والے کو یہ شبہہ پیدا ہوتا کہ کثرت بارش سے وادیوں میں دریا ٹوٹ کر آپڑا ہے یا بند عرم ٹوٹ گیا ہے (یعنے یہ سب باثر دعائے آنحضرت تھا)۔

(۸۹)

دَعَنِي وَوَصْفِي آيَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ
ظُهُورَ نَارِ الْقِرَى لَيْلًا عَلَى عَلَمِ

۸۱

ف بارش

ف دعنی ترک کرنا ۱۲
ف وصف بیان کرنا ۱۲
ف آیات جمع آیۃ معجزہ ۱۲
ف ظہرت از ظہور آشکارا ہونا ۱۲
ف نار القری مہمان کی آگ ۱۲
ف علم بلند پہاڑ ۱۲

ف عارض بادل ۱۲
ف جاد بہت برسنے والا ۱۲
ف خلت گمان خیال ۱۲
ف بطاحہا جمع بطحاء وادی ۱۲
ف سیب دریا کا پانی ۱۲
ف یم دریا ۱۲
ف سیل پانی کی رو ۱۲
ف عرم ایک وادی کا نام ۱۲

دعوت عام میں جسطرح جبل ہوں روشن صفحۂ دہر پہ اعجاز ہیں حضرت کے رقم

اے مخاطب تو مجھے تو حضور کے ان معجزات کے تعریف میں لگا رہنے دے جو اس طرح روشن ہیں جس طرح بادیہ نشین عربوں کی وہ آگ جو بلند ٹیلوں یا پہاڑوں پر اس لئے روشن کی جاتی ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسافر رات کے وقت آجائے تو اُسے راہ ملجائے اسی طرح معجزات نبوی ایسی روشن ہیں کہ گمراہ لوگ اس کو دیکھ کر اسلام اختیار کر سکتے ہیں۔

(۹۰)

فَاللّٰہُ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّھُوَ مُنْتَظِمٌ

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

ہار میں موتیوں کا حسن دوبالا ہوگا منفرد موتی کی بھی قدر نہیں ہوتی کم

اگرچہ بکھرے ہوئے موتیوں کی قدر و قیمت کچھ کم نہیں ہو سکتی لیکن

---

۱ ف ۲ ر ۳ ح ۴ ع ۵ ن ۶ ر

۱ ف ۲ ر ۳ ح ۴ ع ۵ ن ۶ ر

پرونے اور ہار بنانے سے ان کی خوبصورتی بڑھ جایا کرتی ہے مطلب یہ ہے کہ معجزات اور اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر نثر میں بھی ہوں ایک بے بہا موتی ہیں لیکن ان کو اگر نظم میں دکھایا جائے تو ان کی چمک دمک کچھ اور ہی ہوگی۔

(۹۱)

فَمَا تُطَاوِلُ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی
مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

ذہن واصف میں کہاں آپ کے اوصاف کمال　　سر بسر خلق و کرم سے ہے سرشت اکرم

مداح کے آرزوئیں آپ کے ان اوصاف کے خوبیوں تک نہیں پہنچیں جو جو آپ کے ذاتِ اقدس میں ہیں یعنی مدح میں ان اخلاق و شمائلِ حسنہ کا حصر نہیں ہوسکتا ناظمِ علیہ الرحمۃ بطور عجز کے بیان کرتے ہیں کہ میری نظم کی

فصاحت و بلاغت اور اشعار کی خوبی اس بلندی تک پرواز نہیں کر سکتی جو حضور کے اخلاق حسنہ میں مضمر ہیں۔

(۹۲)

اٰیٰتٌ حَقٌّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

سچے آیاتِ الٰہی ہیں اگرچہ حادث مگر از روئے معانی ہیں وہ موصوف قدم

سچے آیات جو منجانب اللہ نازل ہوئے وہ باعتبار کتابت کے حادث ہیں لیکن باعتبار معنی اور کلام ذاتی کے قدیم ہیں کیوں کہ وہ صفت ہیں اس پاک ذات کی جو موصوف بالقدم ہے اور یہ مسلم ہے کہ موصوف قدیم کی صفت بھی قدیم ہوتی ہے ورنہ قدیم محل حوادث ہو جائے گا۔

لہ آیات جمع آیت نشان و آیات قرآن ۱۲

لہ حق امر ثابت جس میں احکام کی تمام نیش نہ ہو اور قرآن شریف ۱۲

لہ رحمٰن شق از رحمت

از اسماء حضور حق تعالیٰ جل شانہ ۱۲

لہ محل اللہ الحوادث ۱۲

یا پیدا کرنا ۱۲

لہ قال یقال بالکسر و بالضم ۱۲

لہ صفت معنی تعریف ۱۲

لہ قال امر یعنی کہا ۱۲

(۹۳)

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

ہیں قدیم ایسے زمانے سے تعلق ہی نہیں پر سنا دیتے ہیں سب کیفیت عاد و ارم

آیات قرآنی کسی زمانہ کے ساتھ مقترن نہیں ہیں۔ ا ایں ہمہ وہ ہم کو خبر دیتے ہیں آخرت اور عاد اور باغ ارم کی یہ بیان مبنی پر تعجب ہے کہ آیات قرآنیہ مثل دیگر مخلوقات کے زمانہ سے متعلق نہیں ہیں با ایں ہمہ ثلاثہ کے حالات اور معاد کی کیفیت کو فصاحت سے بیان کرتے ہیں

(۹۴)

دَامَتْ لَدَيْنَا فَقَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

لہ نقترن از اقتران نیک
ہونا ایک چیز میں ملنا ۱۲
لہ زمان از زمن وقت ۱۲
لہ تخبرنا از اخبار خبر دینا ۱۲
لہ عاد نام قبیلہ ۱۲
لہ معاد جائے بازگشت
از رجوع ۱۲
لہ ارم نام شہر اور
ابن خلدون نے نام قبیلہ لکھا ہے اور
یہی صحیح ہے ۱۲
لہ دامت از دوام ہمیشہ رہنا ۱۲
لہ فاقت از فوق غالب ہونا ۱۲
لہ معجزہ امر خارق عادت ۱۲
لہ جاءت از مجی آنا ۱۲
لہ لم تدم فی مضارع قائم نہ رہنا

معجزے اور رسولوں کے موقت تھے سبھی معجزات آپکے عالم میں ہیں گے دائم

آیات قرآنیہ ہمیشہ کے لئے بطور زندہ معجزے کے اہلِ دنیا میں موجود ہیں سو اس خصوصیت سے وہ کل معجزوں پر جو انبیا علیہم السلام سے صادر ہوئے ہیں فایق ہیں کیوں کہ وہ معجزے صرف اسی وقت کے لئے تھے بعد میں گویا حکایات ہوگئے۔

(۹۵)

مُحْكَمٰتٌ[۱] فَمَا يُبْقِيْنَ[۲] مِنْ شُبْهَةٍ[۳]
لِذِيْ شِقَاقٍ[۴] وَّلَا يَبْغِيْنَ[۵] مِنْ حَكَمٍ[۶]

آیتیں ہیں یہ بہت صاف شک و ریب سے پاک کہ ہر اک امر نزاعی کے ہیں وہ آپ حکم

آیات قرآنیہ امور متنازعہ کے لئے حکم بنائے گئے ہیں جو کسی مخالف کا کوئی شک باقی چھوڑتے ہیں اور نہ اپنے فیصلوں میں کسی دوسرے حکم کے

[۱] محکمات بحکم کی جمع
[۲] یبقین از ابقا باقی رکھنا
[۳] شبہ شک و ریب
[۴] شقاق ظاف کرنا

ذی شقاق مراد مخالف
[۵] یبغین از بغیۃ تلاش کرنا
[۶] حکم حکم کرنے والا

طالب ہیں اب رہا کفار کا انکار از راہ حسد و تکبر تھا کہ وہ محروم الایمان تھے

(۹۶)

مَا حُرِبَتْ قَطُّ الْاَعَادِیْ مِنْ حَرَبْ
اَعْدَی الْاَعَادِیْ اِلَیْهَا مُلْقِیُ السَّلَمْ

دشمن دیں تھے تقابل کے بہت ہی خواہاں پر نتیجہ رہا آیات کے آگے سر خم
جب کبھی ان آیات کا مقابلہ کیا گیا تو انجام یہ ہوا کہ سخت ترین دشمن
بھی صلح کرتا ہوا مقابلہ سے باز آیا طفیل بن عمرو سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ
جب میں ایک بار مکہ میں آیا تو اہل قریش نے کہا کہ تم اشراف عرب سے ہو
اور شاعر بھی ہم تم کو ایک نصیحت کرتے ہیں اس کا خیال رکھنا کہ کبھی محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) سے گفتگو نہ کرنا کہ یہ ایسا شخص ہے کہ مکر و سحر کے زور سے باپ
بیٹے میں اور بھائی بہن میں اور زن و شو میں جدائی ڈال دیتا ہے ہم کو خوف

لہ ما ۔ نافیہ ہے"
سہ حربت از حرابت۔
ابر جنگ کرنا"
سہ قط ۔ خرف زبان بمعنی ہیچ
سہ عاد از عود بمعنا
۸۷
شہ حرب ۔ غلو و غضب"
تہ اعدی الاعادی
سخت ترین دشمنان ۱۲
شہ ملقی ۔ از القاء بمعنا
شہ سلم ۔ صلح و آشتی ۱۲

ہے کہ تم میرا اور تمہاری قوم میں بھی تفرقہ نہ ڈالدے اُن کے مبالغہ بیان کے لحاظ
سے میں نے اقرار کیا کہ ہاں محمدؐ سے نہ ملوں گا ایک روز میں اپنے کانوں میں
روئی لگا کے صبح کے وقت مسجد میں آیا آنحضرت نماز میں مصروف تھے خدا تعالےٰ
نے چند کلمات کی آواز میرے کان میں پہنچا دی جس کے سنتے ہی میرے دل
میں آیا کہ کچھ ہی ہو آپ کے زبانِ مُبارک سے آیاتِ قرآنی بھی سُننا چاہیئے
جب آپ گھر کو مراجعت فرما رہے تھے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا
اور عرض کیا کہ کچھ زبان مُبارک سے سننے کی آرزو رکھتا ہوں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت فرمائی بخدا میں نے
فصاحت و بلاغت میں ایسا کوئی کلام نہیں سُنا تھا فوراً کلمہ شہادت پڑھا اور
مشرف باسلام ہو گیا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَی مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَیُوْرُ یَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمِ

ہو گئے اسکی بلاغت سے معارض عاجز منتظر بد نظراں کب ہے اعزا کا حرم

آیات قرآنیہ کی بلاغت نے مخالف کے دعوے کو اس طرح رد کیا۔
جس طرح غیرت مند انسان کسی بدکردار کو اپنے حرم میں داخل ہونے سے روکتا ہے

فائدہ۔ ہر نبی کو ایک خاص معجزہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ جو اہل زمانہ کے طبائع سے ایک مناسبت خاص رکھتا تھا مثلاً موسیٰ علیہ السلام ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جب کہ سحر کا بہت چرچا تھا اس لئے آپ کو معجزۂ عصا عطا ہوا اور مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں علم طب کا بڑا زور تھا اس لئے آپ کو مادر زاد اندھوں اور کوڑیوں کو مس کرنے سے تندرست کر دینا عطا ہوا

جناب رسالتمآب کے زمانہ میں فصاحت و بلاغت کا بازار گرم تھا بڑے بڑے
فصیح و بلیغ خطیب جب سالانہ قومی مجالس میں کھڑے ہو جاتے تو اپنے کلام
کو حریف مقابل سے منوا کے چھوڑتے تھے۔

ولید ابن مغیرہ اپنے زمانہ کا فصیح و بلیغ شاعر تھا حضور علیہ السلام
کے زبان مبارک سے آیہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کو
سنا اور بلا اختیار پکار اٹھا کہ بخدا اس کلام کا ظاہر و باطن عجب فصاحت
و معانی ہائے گوناگوں سے مملو ہے تمام اصناف کلام سے اس کا اسلوب
بیان بالاتر ہے تیس سال تک ان مدعیان فصاحت سے فَاْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کا معرکہ رہا مگر بجز ندامت و اعتراف کے کچھ
جواب نہ تھا۔

(۹۸)

لَهَا مَعَانٍ[1] كَمَوَاجِ[2] الْبَحْرِ[3] فِي مَدَدٍ[4]
وَفَوْقَ جَوْهَرِهَا[5] فِي الْحُسْنِ[6] وَالْقِيَمِ[7]

موج دریا سے مماثل ہیں مدد میں مضمون　　قیمت و قدر میں اقراں ہیں گہر باہم

آیات قرآنی کثیر المعانی ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جیسے دریا کی موجیں باہم مدد کرتی ہیں اور باعتبار قدر و قیمت کے گوہر دریا سے زیادہ ہیں۔

(۹۹)

فَمَا تُعَدُّ[8] وَلَا تُحْصَى[9] عَجَائِبُهَا[10]
وَلَا تُسَامُ[11] عَلَى الْإِكْثَارِ[12] بِالسَّأْمِ[13]

حصر ہے اُن کی عجائب کا نہایت مشکل　　شوقِ دل کثرتِ قرأت سے نہیں ہوتا کم

[1] معان جمع معنی ۱۲
[2] کانموج ۱۲
[3] موج چہ در دریا باشد ۱۲
[4] واضطراب ۱۲
[5] بحر ۱۲
[6] مال و بارِ نفرت قوت ۱۲
[7] جوہر موتی گہر ۱۲
[8] حسن زیبائی خوبصورتی ۱۲
[9] قیم جمع قیمت ۱۲

91

[10] تعدا از عدد شمارکردن ۱۲
[11] تحصی از احصا جمع کردن ۱۲
[12] عجائب جمع عجیبہ نادر ۱۲
[13] تسام از سوم قیمت لگانا ۱۲
[14] اکثار بہت کہنا ۱۲
[15] سأم ملول ہونا ۱۲

آیات قرآنیہ کے عجائب کا شمار و حصر نہیں ہو سکتا عجیب بات یہ ہے کہ جس قدر کثرت سے پڑھو دل نہیں بھرتا۔

(۱۰۰)

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمْ

نہ کبھی جبل متین ہاتھ سے چھوٹے قاری آنکھ ٹھنڈی ہے تلاوت سے تو دل ہے خرم

پڑھنے والے کی آنکھ ان آیات شریفہ سے ٹھنڈی ہوگئی تو میں نے اس سے کہا کہ بیشک تو خدائے تعالیٰ کے حبل متین پر ظفر یاب ہوگیا سو تو اُسے مضبوط پکڑے رہ مقصود یہ ہے کہ حقیقی سرور تلاوت و تدبر قرآن شریف کا خاصہ ہے اور فیض روحانی اس کی وصف لازم ہے اس لئے ہر ایک ایماندار کو چاہیئے کہ تلاوتِ قرآن مجید پر مداومت کرے تاکہ ہر روز اس کا

۱؎ قرت آنکھ ٹھنڈی ہونا
۲؎ عین چشم
۳؎ قاری پڑھنے والا
۴؎ ظفرت کامیاب ہوگیا
۵؎ حبل اللہ خدا کی رسی مراد قرآن شریف
۶؎ اعتصم اور عاصم کے معنی ہیں مضبوط پکڑنا

قلب روزمرہ کی کدورت سے پاک ہوتا رہے۔

(۱۰۱)

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطْفَاتْ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

خوف سے آتش دوزخ کے پڑھے گر قرآں تو جہنم کی حرارت کو ملے راہ عدم

اگر تو آیات قرآنی کو بخوف آتش دوزخ پڑھے گا تو ان آیات کے ٹھنڈک گرمی آتش دوزخ کو بجھا دے گی یعنی قراۃ قرآن آتش دوزخ سے نجات کا باعث ہے۔

(۱۰۲)

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوْهُ كَالْحُمَمِ

حوضِ کوثر ہیں یہ آیات منور کر دیں　　گو سیہ چردہ گنہگار رہوں جل کر بھی

قرآن شریف کے آیات مثل حوض کوثر کے ہیں جس سے قیامت میں گنہگاروں کے چہرے منور ہو جائیں گے حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کویلوں کی طرح سیاہ ہوں گے اسی طرح آیات قرآنیہ کے برکت سے دنیا میں سیاہ دل منور ہو جاتے ہیں۔

(۱۰۳)

وَالصِّرَاطَ وَالْمِيزَانَ مُعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

خلق میں عدل کا معیار ہے قرآن مجید　　انھیں آیات سے دنیا میں ہے نصفت قایم

آیات شریفہ معدلت میں مثل صراط اور میزان کے ہیں بغیر ان کے انصاف حقیقی عالم میں قایم نہیں رہ سکتا یعنی جس طرح صراط اور میزان سے

۱ صراط وہ پل جو جہنم پر تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہوگا

۲ میزان ترازو جس سے عمل تولے جائیں گے

۳ معادلة از عدالت۔

۹۴

سیر نبوی میں تیسرا رکوع ہے

یعنی عدل

۴ فالقسط عدل

۵ لم یقم صیغہ نفی جحد

از تیار کنندہ

حق و باطل کا امتیاز ہو جائے گا اسی طرح آیات قرآنیہ سے حق اور باطل میں فرق قایم ہو جاتا ہے سنّت و اجماع اُمت اور قیاس فقہی اس کے تابع ہیں

(۱۰۴)

لَا تَعْجَبْ لِحَسُوْدٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

کچھ تعجب نہیں ظاہر میں اگر ہو منکر دل میں کفار کے ہی وقعت قرآن قایم

تعجب مت کر حاسد سے اگر وہ ان آیات سے انکار کرے یہ انکار اس کا تجاہلِ عارفانہ ہے بوجہ ذہین و فہیم ہونے کے ان کے خوبی کو خوب سمجھتا ہے۔

(۱۰۵)

قَدْ يُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

لہ لا تعجبن تعجب مت کر ۱۲
لہ حسود حاسد ۱۲
لہ راح یعنی صادر ہوا از دماغ
لہ ینکر انکار کرتا ہے ۱۲
لہ تجاهل ادعا بے وقوفیت کا
لہ حاذق دانا ۱۲
لہ فهم صحیح سمجھنے والا ۱۲
لہ منکر انکار کرنے والا ۱۲
لہ عین چشم ۱۲
لہ ضوء روشنی ۱۲
لہ شمس آفتاب ۱۲
لہ رمد پھوٹنے دردِ چشم واشوب ۱۲

وَيُنكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

آب شیریں بھی مریضوں کے زبان پر ہے نمک ضو خورشید کو کب دیکھتے ہیں شپرہ چشم

کبھی آنکھ آشوب کی وجہ سے نور آفتاب کو برا سمجھتی ہے اور کبھی منہ کو بیماری کے باعث پانی کا مزہ اچھا معلوم نہیں ہوتا یہی حال منکرین آیات کا ہے کہ ان کا دل بیمار ہے اور آنکھ آشوب زدہ ہے اس لئے مضامین آیات قرآنی جو بمنزلہ آب شیریں اور روشنی آفتاب کے ہیں انھیں تلخ و ناگوار معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۰۶)

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

گرچہ بلجائیں زمانہ میں ہزاروں در گاہ آپ ممتاز اعاظم ہیں بصد جاہ و حشم

لہ فہم علوہ ہاں ۱۲
لہ طعم لذت ۱۲
لہ سقم بیماری ۱۲
لہ خیر بہتر ۱۲
لہ یمم قصد، ارادہ کرنا
لہ عافون جمع عافی سائل ۱۲
لہ ساحۃ صحن، آنگن ۱۲
لہ سعی دوڑنا ۱۲

لہ عافون جمع عافی
لہ ایانق جمع ناقہ اونٹنی ۱۲
لہ رسم اثر، نشان ۱۲
کہتے ہیں جب کسی نظارے سے حیرت زدہ ہو جائیں تو

اے بہترین ان بزرگوں سے جن کی درگاہ میں اہل حاجت پیادہ اور اونٹوں پر سوار ہو کر عرض حال کے لئے دوڑے آتے ہیں پہلے ناظم قصیدہ نے آیات قرآنیہ اور ان کے کمالات کا ذکر کیا اور ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی طرف گریز جس سے اُن کا کمال شوق اور اضطراب قلب واضح ہوتا ہے۔

(۱۰۷)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ[1] الْكُبْرٰى[2] لِمُعْتَبِرٍ[3]
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ[4] الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمٖ[5]

چشم عبرت میں ہیں وہ آیت کبریٰ آپ — نعمت خاص ہے وہ ذات برائے عالم

اے جناب خیمیت مآب حضور کی ذات بابرکات ایک عبرت پذیر آدمی کے لئے بہت بڑا نشان اور غنیمت سمجھنے والے کے حق میں ایک

[1] آیت علامت و نشان
[2] کبریٰ بزرگ تر
[3] معتبر اسم فاعل از اعتبار نصیحت حاصل کرنے والا
[4] النعمۃ العظمیٰ نعمت بزرگ
[5] مغتنم اسم فاعل از اغتنام غنیمت سمجھنے والا

HYDERI

بڑی بھاری نعمت ہے۔

(۱۰۸)

سَرَیْتَ[1] مِنْ حَرَمٍ[2] لَیْلًا[3] اِلَی حَرَمٍ
کَمَا سَرَی[4] الْبَدْرُ[5] فِیْ دَاجٍ[6] مِنَ الظُّلَمِ[7]

حوریں کہتی تمہیں مبارک رہے یہ چاندنی سیر وہ چلے کعبہ سے اقصیٰ کو رسول اکرمؐ
ایک رات کو آپ مکہ معظمہ سے مسجد اقصیٰ تک اس انداز سے تشریف لیگئے
جیسے چودھویں رات کا چاند پردۂ تاریکی میں سیر کرتا ہے اس شعر میں مضمون
معراج کے طرف اشارہ ہے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج مکہ معظمہ سے
بیت المقدس تک بجسد عنصری تھا اور اس کا منکر کافر ہے بعد ازاں عرش
اعظم تک جو رونق افروزی ہوی اس میں روایات کا اختلاف ہے

[1] سیر روایت از سونی رات کا چلنا ۱۲
[2] حرم چار دیواری جہاں حرم سے مراد مکہ معظمہ ہے اور دوسرا مسجد اقصیٰ ۱۲
[3] لیلا رات ۱۲
[4] سری چودھویں رات کا چاند ۱۲
[5] بدر چودھویں رات کا چاند ۱۲
[6] داج شب تاریک، اندھیری ۱۲
[7] ظلم جمع ظلمات تاریکی ۱۲

(۱۰۹)

وَبِتَّ تَرَقّٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

قرب میں آپ کا ہے کون شریک او رہیم قاب قوسین کی منزل میں تھے حضرت کے قدم

اور آپ ایک رات میں چڑھتے چڑھتے ایسے مقام پر پہنچے کہ خدائے تعالیٰ اور آپ میں دو گوشہ کمان کا فاصلہ رہ گیا یہ وہ مقام ہے جس پر کوئی مقرب اب تک نہیں پہنچا اور بلحاظ رفعت شان کسی نے اس کا قصد بھی نہیں کیا

فائدہ۔ دو گوشہ کمان کے فاصلہ سے غایتِ قرب مع پاس ادب مقصود ہے قرب مکانی مقصود نہیں ہے بلکہ قرب محبت کا مقام مراد ہے۔

(۱۱۰)

وَقَدَّمَتْكَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ بِهَا

ف ۱ بت رات بسر کرنا ۱۲
ف ۲ ترقی ارتقی بلند ہونا ۱۲
ف ۳ نلت نیل حاصل کرنا ۱۲
ف ۴ منزلة مقام و درجہ ۱۲
ف ۵ قاب مقدار گز
ف ۶ کمان ۱۲
ف ۷ قوسین مثنیہ قوس یعنی کمان غایت قرب مقصود ہے ۱۲
ف ۸ تدرك ادراک پانا ۱۲
ف ۹ قدمتك از قدیم پیشوا بنانا۔ آگے بڑھانا ۱۲
ف ۱۰ انبیاء جمع نبی پیغمبر ۱۲

وَالرُّسُلُ[1] تَقْدِيمَهُ[2] مَخْدُومٍ[3] عَلَى خَدَمِهِ[4]

منتخب بہر امامت ہوئے مخدوم رسل پیشوا مسجد اقصا میں تھے سردار امم

آپ کو مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء و رسل نے اپنا پیشوا بنایا جس طرح آقا اپنے ماتحتین کا پیشوا ہوتا ہے چونکہ رسول اکرم باعتبار فضائل اور کمالات تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے اس لئے آپ ہی شایان امامت تھے۔

(۱۱۱)

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ[5] السَّبْعَ[6] الطِّبَاقَ بِهِمُ
فِي مَوْكِبٍ[7] كُنْتَ فِيهِمْ صَاحِبَ[8] الْعَلَمِ

کل رسل ساتھ تھے معراج کی کیا رات تھی جب ہوئے سبع سموات ترے زیر قدم

آپ ہی کا حصہ تھا کہ لشکر ملائکہ کے ساتھ جس کے آپ سپہ سالار تھے ہوا کی طرح سات آسمانوں کو پھاڑ کر آگے گذر گئے اور سب ملائکہ و انبیاء

[1] رسل جمع رسول
[2] مخدوم ہونا زوار آقا کا
[3] خدام جمع خادم ذکر
[4] مخترق از خرق
پھاڑنا کرنا

۱۰۰

[5] سبع طباق آسمان
[6] موکب لشکر مراد ملائکہ
[7] صاحب العلم سپہ سالار

آپ کے ہمرکاب تھے اس شان و شوکت سے لوا الحمد کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں کسی کی باریابی نہیں ہوئی۔

(۱۱۲)

حَتّٰۤی اِذَا الْمُتَدَعُ شَاؤًا الْمُسْتَبِقُ ۳
مِنَ الدُّنُوِّ الْاَمْرُفِ الْمُسْتَنِمِ

واہ کیا آپ کو حاصل تھا عروج کامل نہ ملائک نہ رسل آپ سے تھے مستقدم

آپ بڑھتے بڑھتے ایسے مقام اعلیٰ پر پہنچے کہ کسی دوسرے آگے بڑھنے والے کے لئے کوئی درجہ قرب کا رہا اور نہ کسی صاحب عروج یا جبرئیل کیلئے کوئی چڑھنے کی جگہ باقی رہی شب معراج میں حضور علیہ السلام کو وہ مدارج عالیہ عطا ہوئے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں دئے گئے اور نہ بعد ازیں کسی کا وہاں تک پہنچنا ممکن ہے ۵

۱۰۱

بمقامے کہ رسیدی نرسند ہیچ نبی

(۱۱۳)

خَفَضْتَ[1] کُلَّ[2] مَقَامٍ[3] بِالْاِضَافَۃِ اِذْ
نُوْدِیْتَ[4] بِالرَّفْعِ[5] مِثْلَ الْمُفْرَدِ[6] الْعَلَمِ[7]

یوں بڑھایا تھا خدا آپ کا رتبہ سب سے جس طرح حرف ندا ہے سبب رفع علم

جب آپ معراج کے لئے طلب کئے گئے تو آپ نے بمقابلہ اپنے درجۂ عالیہ کے کل پیغمبروں کے مدارج کو پست کر دیا جیسا کہ اسم علم جو مفرد ہو وقت دخول حرف ندا مرفوع ہو جاتا ہے بعض روایات میں آیا ہے کہ بارگاہِ ربُّ العزّت سے حضور کو یہ خطاب ہوا تھا۔ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ اَتَّخِذْکَ حَبِیْبًا۔ خدائے تعالیٰ نے رسُول علیہ السّلام کو حبیب کے لفظ سے مفتخر فرمایا اصل یہ ہے کہ مقام محبت کل مقامات سے افضل ہے۔

[1] خفضت ارفض پست کیا
[2] کل تمام
[3] مقام منزل مرتبہ درجہ
[4] نودیت ارشاد بلانا ندا
[5] رافع بلند کرنا
[6] مفرد یکتا بے مثل
[7] علم پہچان نام

(۱۱۴)

کی[۱] مَا تَقُوْذُ[۲] بِوَصْلٍ[۳] اَیِّ[۴] مُسْتَتِرٍ[۵]
عَنِ الْعُیُوْنِ[۶] وَسِرٍّ[۷] اَیِّ[۸] مُکْتَتِمٍ[۹]

منزلِ قرب میں محبوب کا جانا کیا تھا　　وصلت حق کا اشارہ تھا طلب میں مُبہم

بساط قرب پر آپ اس لئے بلائے گئے تھے کہ آپ اس نعمتِ وصل سے بہرہ وَر ہوں جو کبھی کسی مقرب کی آنکھ کو دیکھنی نصیب نہیں ہوی اور ایسے راز سربستہ پر اطلاع پاویں جس پر کبھی کوئی قلبِ عارف آگاہ نہیں ہوا۔

نہ ہر سینہ را راز دانی دہند　　نہ ہر دیدہ را دیدہ بانی دہند
نہ ہر گوہرے درّۃ التاج شد　　نہ ہر مرسلے اہلِ معراج شد
برائے سرانجام کارِ صواب　　یکے از ہزاراں شود انتخاب

---

[۱] کے ما حرف کی زیر جگہ ملت ہے جو خبر ہونے پر نہ کرے ہے
[۲] اور نہ ناز اٹھائے ہے
[۳] نفوذ از نفوذ کا یا ہے
[۴] واصل للذات
[۵] ای مستتر بالغیر فتدبر
[۶] کہ اس روسے کہ عین جاں ہے
[۷] اور ای مستتر بنہایت ہی پوشیدہ
[۸] عیون جمع عین بمعنی چشم
[۹] مکتتم نہایت ہی مخفی

(۱۱۵)

فَزْتَ[1] كُلَّ فَخَارٍ[2] غَيْرِ[3] مُشْتَرَكٍ[4]
وَجُزْتَ[5] كُلَّ مَقَامٍ[6] غَيْرِ[7] مُزْدَحَمِ[8]

عزتِ خاص سے ممتاز تھی بے شرکت غیر پہنچے ہر منزل عالی پہ تھے حضرت کے قدم

پس نتیجہ اس تقرب کا یہ ہوا کہ آپ نے ہر قسم کی عزت بلا شرکت غیری حاصل کی اور اپنی ذاتِ مبارک میں جمع کرلی اور ہر ایک مقام سے بالا مزاحمت بالا گزر گئے آپ کی ذاتِ ستودہ صفات کی امتیازی عزت (جیسے مرتبہ شفاعتِ کبریٰ و مقام محمود اور مغفرت امت وغیرہ) ایسی ہے جو کسی دوسرے پیغمبر کو ملی ہے نہ ملے گی۔

(۱۱۶)

وَجَلَّ[9] مِقْدَارُ[10] مَا وُلِّيتَ[11] مِنْ رُتَبٍ[12]

[1] حزت از فوز یا لکھا کیا کرنا ۱۲
[2] فخار ما نازکرنا فخر کرنا ۱۲
[3] غیر مشترک لا شرکت لہ شریک نہ ہونا دوسرا شریک نہ ہو ۱۲
[4] جزت از جواز گزرنا ۱۲
[5] مقام منزل ۱۲
[6] ۱۰۴
[7] غیر مزدحم جس دوسرا شریک نہ ہو ۱۲
[8] جلّ بزرگ ۱۲
[9] مقدار اندازہ ۱۲
[10] ولیت از ولایت والی کیا گیا ۱۲
[11] رتب جمع رتبہ ۱۲

وَعَزَّادْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمٍ

فضل حق سے ہوئے کیا خاص مراتب حاصل　　نعمتیں ملگئیں سب آپ کو از راہ کرم

جن مراتب عالیہ پر آپ متمکن کئے گئے ان کی قدر و منزلت بہت بڑی ہے اور جو نعمتیں آپ کو دی گئیں ان کا حصول کسی غیر کے لئے غیر ممکن ہے اس شعر میں اشارہ ہے ان فضائل و کمالات کے طرف جو آپ کو اس عالم میں عطا ہوے اور نیز جو قیامت میں حضور علیہ السلام کو مرحمت ہونگی

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

(۱۱۷)

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٍ

شکر اس نعمت عظمیٰ کا ادا ہو کیونکر　　فضل اللہ سے ملا دینِ نبی مستحکم

مسلمانو! یہ مژدہ خاص ہمارے لئے ہے کہ خدا کے فضل سے حضور علیہ السلام کی شریعت حقہ ایک ایسا ستون ہے جو کبھی لغزش نہیں کھائیگا بلکہ ہمیشہ کے لئے مستحکم اور مضبوط ہے۔

(۱۱۸)

لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِينَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

لقب خیر امم سے ہیں مسلماں ممتاز جیسے افضل ہیں رسولوں میں رسول اکرم

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو امت کو خدائے بزرگ کی اطاعت کے طرف بلاتے ہیں بہترین پیغمبراں کے خطاب سے سرفراز ہوتے بلاشک ہم بھی دیگر امتوں سے افضل ٹھرے ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

لہ لما حرف شرط ہماں ظرف
لہ دعا ازدعوت بلانا
لہ داعی بلانے والا
لہ طاعۃ فرماں برداری
لہ اکرم الرسل اسم تفضیل
لہ امم جمع امت بمعنی جماعت

(۱۱۹)

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بَعْثَتِهٖ
كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جب ہوئی آپ کی بعثت تو عدو گھبرائے — جس طرح شیر کی آواز سے ڈرتے ہیں غنم

آپ کی بعثت کی خبر نے دشمنوں کے دل کو ایسا ڈرا دیا جیسے شیر کی
مہیب آواز بے خبر بکریوں کے ریوڑ میں ہل چل ڈالدیتی ہے۔

(۱۲۰)

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

ریزہ ریزہ سرِ اعدا تھے بوقت پیکار — ضربت تیغ کا یہ حال تھا اے شاہِ امم

آپ ہر میدان جنگ میں کفار سے برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ

کفار مجاہدین کے نیزوں سے بالکل ذلیل و خوار ہو گئے یا نیزوں سے سرکٹ کر اس گوشت کی طرح ہو گئے جو تختہ قصاب پر کٹا ہوا رکھا ہوتا ہے حاصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اشاعت اسلام کے لئے کافروں سے جنگ کرتے رہے آپ کا مطمح نظر صرف خدا تعالیٰ کا نام پھیلانا تھا۔

(۱۲۱)

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

بقیۃ السیف سمجھتے تھے بہنگام وغا ٹکڑے ہو جائیں تو شاید کہ بچیں تیغ ستم

کفار چاہتے تھے بھاگنا اور یہ وقت آ لگا تھا کہ اُن کی یہ خواہش ہوتی کہ اے کاش وہ گوشت کے ایسے ٹکڑے بنجاتے جنھیں مردار خوار جانور

---

۱ وودوا از ودد دوست میکند ۱۲
۲ فرار بھاگنا ۱۲
۳ کادوا از کود نزدیک بود ۱۲
۴ یغبطون از غبطہ آرزو رکھنا رشک کرنا ۱۲
۵ اشلاء جمع شلو عضو ۱۲
۶ شالت از شول بلند ہونا ۱۲
۷ عقبان جمع عقاب گدھ ۱۲
۸ رخم جمع رخمہ مردار خوار جانور ۱۲

اور کرگس لے اڑتے تاکہ مجاہدین کے نیزہ و تلوار کی خوف و ہیبت سے نجات پائیں

(۱۲۲)

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عَدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

قتل و خوں منع ہے جن میں بجز ان راتوں کے اور ایام کو کفار نہ گنتے تھے بہم
راتیں گذر رہی تھیں اور کفار (بوجہ اضطراب قلب) سوائے ان مہینوں
کی راتوں کے جس میں جنگ منع ہے شمار کرنا نہیں جانتے تھے اہل عرب
عموماً زمانہ کے گنتی کو راتوں سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ غالباً رات محل حوادث
وغیرہ ہوتی ہے اس شعر میں اہل اسلام کی شجاعت اور دلیری اور کفار
کی بزدلی اور کمزوری کو ظاہر کیا گیا ہے۔

---

(۱۲۳)

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَوْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَا قَرِمِ

ایسا مہمان تھا اسلام کہ ہنگام ورود — لحمِ اعدا تھا سر سفرۂ ارباب ہمم

گویا لشکر اسلام ایک مہمان ہے جو ایسے بہادروں اور سرداروں کو ہمراہ لیکر کفار کے صحن میں اترا ہے جن میں سے ہر ایک دشمنوں کے گوشت کھانے کا آرزومند ہے۔

(۱۲۴)

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

جنگ میں غازیوں کے گھوڑوں کا تھا اینا ہجوم — جیسے امواج کا ہوتا ہے تلاطم باہم

۱۰ کان حرف تشبیہ ۱۲
۲ دین مہمان ۱۲
۳ ضیف مہمان ۱۲
۴ حل اترنا ۱۲
۵ ساحت صحن خانہ ۱۲
۶ قوم اردو اور سردار ۱۲
۷ لحم گوشت ۱۲
۸ عدا بالکسر جمع عدو دشمن
۹ قرم گوشت کھانیکا
۱۱۰
۱۱ آرزومند ۱۲
۱۲ بحر دریا ۱۲
۱۳ خمیس لشکر ۱۲
۱۴ فوق اوپر ۱۲
۱۵ سابحہ تیرنے والا ۱۲
۱۶ رمی تیر پھینکنا ۱۲
۱۷ موج پانی ۱۲
۱۸ ابطال بطل مرد دلیر
۱۹ ملتطم الاضطراب مضطرب

اسلام ایک ایسی بحر زخار کے ساتھ ان پر حملہ آور ہوا ہے جس کے خنجو
بہادر گھوڑوں پر میداں جنگ میں باہم یوں ٹکراتے ہیں جیسے دریا کی موجیں

(۱۲۵)

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ[1] لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ[2]
يَسْطُوْا بِمُسْتَاْصِلٍ[3] لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمٍ[4]

تھا ہر ایک فرد دل و جان سے نثار اسلام اور خواہاں تھا کہ ہو کفر کی بنیاد درہم

اس کا ہر ایک بہادر خدائے تعالیٰ کے حکم کا فرماں بردار اور اپنے
عمل سے آخرت میں ثواب کا امیدوار ہے اور اسی تلوار سے جو کفر کو جڑ سے
کاٹنے والی اور برباد کرنے والی ہے حملہ آور ہوتا ہے مقصد یہ ہے کہ اہل اسلام
صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آمادۂ جہاد تھے اس کے سوائے کوئی اور غرض
دامنگیر نہ تھی۔

[1] منتدب از انتداب دعوت قوم کا قبول کرنا ۱۲
[2] محتسب بالاجر طلب کرنے والا ۱۲
[3] مستاصل از استیصال جڑ سے اکھاڑنا ۱۲
[4] مصطلم از اصطلام نیخ سے اکھاڑنا ۱۲

(۱۲۶)

حَتّٰی غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِیَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةُ الرَّحِمِ

غرض اس طور سے لڑتے رہے جانباز مدام　　مرکزِ اصلی پہ آخر ہوا دیں مستحکم

اسلام کے برادر برابر لڑتے رہے حتیٰ کہ شریعت جو حقیقۃً ان لوگونکی فطرت میں داخل تھی کمزوری اور غربت کے بعد تقویت پاکر اپنے بھائی بندوں سے آکر مل گئی۔

(۱۲۷)

مَکْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَیْرِ اَبٍ
وَّخَیْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَیْتُمْ وَلَمْ تَئِمِ

ایسی کوشش سے ملی اُن کو عروسِ اسلام　　کہ سہاگ اس کا رہے تا ابد دارِ عالم

۱۱۲

ے غدت ہم کرنا ۱۲
ے ملۃ الاسلام / دین اسلام ۱۲
ے غربۃ بالضم مسافرت / مراد کمزوری ۱۲
ے موصولۃ باہم ۱۲
ے موصولۃ الرحم جس کو حق صدقہ حاصل ہوں ۱۲
ے مکفولۃ ازکفالت ضمانت

کی یگانہ محفوظ ۱۲
ے ابل / زنانہ مستعمل غیر ذی روح
ے خیر بعل / بہترین شوہر ۱۲
خراب اور خیر بعل سے مراد
مکمل ہے ۱۲
ے لم تیتم / یتیم سے پیدا ہونا
ے ولم تئم / ازالت الرائۃ
بیوہ کا رانڈ ہونا ۱۲

مجاہدین برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ عروس اسلام ہمیشہ کے لئے بہترین شجاعت کی برکت سے مجاہدین کے ہاتھوں میں مکفول ہوگئی جو نہ تو کبھی بے شوہر ہوگی اور نہ بے پدر یعنی کبھی بلا کفیل و مربی نہ رہے گی خدا اس کا حافظ و ناصر ہے۔

(۱۲۸)

هُمُ الْجِبَالُ[1] فَسَلْ[2] عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ[3]
مَاذَا رَأَى[4] مِنْهُمْ فِي كُلِّ[5] مُصْطَدَمِ

صبر میں کوہ سے بڑھ کر تھے مجاہد واللہ عرصۂ رزم ہے اب تک بھی گواہِ عالم

لشکر اسلام صبر و استقلال میں مانند پہاڑوں کے ہے اگر میری بات کا تمہیں یقین نہ ہو تو ان کے کارناموں کے بابت میدان حرب سے پوچھ لو کہ ان کے ہاتھوں سے کیا کچھ دیکھ چکا ہے یعنی میدان جنگ زبان

[1] جبال ہاکلہ جمع جبل بمعنی پہاڑ
[2] سل الرسول پوچھ
[3] مصادم از صدم
[4] ہمزہ برائے استفہام
[5] مصطدم رزمگاہ یعنی جنگ

حال سے مجاہدین کی شجاعت کی شہادت دے رہا ہے۔

(۱۲۹)

وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

اگر نہ باور ہو پڑھو واقعہ بدر حنین مرگ کفار سے تنگ ہو گئے تھے راہِ عدم

مقامات حنین و بدر و اُحد سے پوچھو کہ انواع موت کفار کے حق میں وبا سے زیادہ سخت تھے یعنی کوئی کافر نیزہ سے مارا گیا کوئی تلوار سے اور کوئی تیر سے ان مقامات کے پتھر اور زمین بھی ان واقعات کی شہادت دینے کو تیار ہیں۔

(۱۳۰)

اَلْمُصْدِرِيْ الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

---

۱ سل سوال کرنا ۱۲
۲ حنین مکہ و طائف کے درمیان ایک وادی کا نام ہے ۱۲
۳ بدر ایک چاہ کا نام ہے ۱۲
۴ اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے یہ تینوں جگہ مدینہ منورہ سے تین چار منزل کے فاصلہ پر ہے ۱۲
۵ فصول بالضم جمع فصل بمعنی زمانہ طویل ۱۲
۶ حتف موت، فصل حتف ۱۱۴
۷ انواع موت و واقعات موت ۱۲
۸ ادھی سخت ترین ۱۲
۹ وخم بمعنی وبا و طاعون ہے ۱۲
۱۰ مصدرین آپ کو اصدار کرنے والے
۱۱ بیض جمع ابیض سفید
۱۲ حمر بالضم جمع احمر سرخ
۱۳ وردت آلودہ ۱۲

مِنَ الْعِدٰی کُلُّ مَسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمْ

تھا عجب معرکہ رزم کہ شمشیر و سناں خون چکاں بالوں سے دشمن کے نکلتے تھے ہم

اسلام کے بہادر اپنی چمکتی ہوئی تلواروں کو بعد ازاں کہ وہ دشمنوں میں ہر ایک نوجوان کے سر میں جو سیاہ بالوں سے ڈھکا ہو زخم کاری پہنچا دیں خون سے سرخ نکالتے ہیں ایام جاہلیت کا دستور تھا کہ سر میں بال لمبے لمبے رکھتے تھے اور جنگ کے وقت بالوں کو لپیٹ کر سر باندھ لیتے تھے تاکہ تلوار کے وار سے محفوظ رہیں مگر بہادرانِ اسلام ایسے نوجوان دشمنوں پر باوجودیکہ ان کے سروں پر لمبے لمبے بال ہوتے ہیں جب وار کرتے تو خالی نہ جاتا تھا

(۱۳۱)

وَالْکَاتِبِیْنَ بِسَمِّ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْجَمِ

لہ عدا ی جمع عدو دشمن ۱۲
لہ مسود سیاہ ۱۲
لہ لمم بفتحین جمع لمۃ بال جو کندھوں تک لٹکتے ہوں انہیں کہتے ہیں ۱۲
نوجوان کنایہ ہے ۱۲ سے ۔ دراز ریش سیاہ ۱۲ سے ۔ کنایہ ہے ۱۲ سے کاتبین جمع کاتب بمعنی لکھنے والے ۔ سم بضم سوراخ ۔ مراد ہے ۱۲ سے انگلیوں ۱۲
لہ خط ایک قسم کی کتابت ہے ۔ زبر دہاں عمدہ نوشتہ جاری ہوتا تھا ۱۲
لہ ترکت ۱۲ سے ۔ ترک بمعنی چھوڑنا ۱۲
لہ اقلام جمع قلم ۱۲ سے ۔ نیز ۱۲
لہ حرف ۱۲ سے ۔ لغت ۱۲
لہ منجم بالضم ۱۲ سے ۔ نقطہ دار ہونا ۱۲

پشت اعدا کی تھی یا تختۂ گلکاری تھا　　نیزۂ خطی کے زخموں کا عجب تھا عالم

اسلام کے بہادر سپاہی خطی نیزوں سے لکھتے اور ان کے قلموں (نیزوں) نے کبھی حصہ (عضو جسم) کو بلا زخم نہ چھوڑا مطلب یہ کہ کوئی دشمن ایسا نہ تھا جس کے جسم پر مجاہدین کے نیزوں کا نشان نہ لگا ہو۔

(۱۳۲)

شَاکِی[1] السِّلَاحِ لَهُمْ سِیمَا[2] تُمَیِّزُهُمْ[3]
وَالْوَرْدُ[4] یُمْتَازُ بِالسِّیمَا[5] مِنَ السَّلَمِ

جیشِ اسلام میں اور کفر میں تھا فرق صریح　　جیسے آپس میں ہیں ممتاز گلاب اور سلم

بہادرانِ اسلام و کفار اگرچہ کہ بظاہر دونوں سلاح جنگ میں یکدیگر تھے لیکن باہم امتیاز پیشانی کے نور و ظلمت سے ہوتا تھا جیسے درخت گلاب و ببول کہ دونوں خاردار ہوتے ہیں مگر دونوں میں تمیز ان کے

[1] شاکی السلاح کامل ہتیار بند
[2] سیما نشان علامت
[3] تمیزهم ممتاز کرتے ہیں
[4] ورد گلاب
[5] سلم ببول

خوشبو اور بدبو سے ہے۔

(۱۳۳)

تُهْدِیْ اِلَیْکَ رِیَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِی الْاَکْمَامِ کُلَّ کُمِیْ

زرہ بکتر سے سجے ہیں وہ گل باغ بزد فتح کی بُو سے معطر ہے مشام عالم

بادِ نصرت تیرے پاس ان دلیروں کی خوش بو پہنچاتی ہے جن کا
ہر بہادر زرہوں میں ایسا خوشنما معلوم ہوتا تھا جیسے شگوفہ اپنے غلاف میں

(۱۳۴)

کَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَیْلِ نَبْتُ رُبًی
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

شہسوار ایسے تھے بے شکل کہ پشت زین پر سبزۂ کوہ کے مانند تھے مل جل کے جمے

بہادرانِ اسلام شہسواری میں یکتا ہونے کی وجہ سے (نہ اس وجہ سے کہ ان گھوڑوں کے تنگ خوب کسے ہوئے ہیں) گھوڑوں کی پیٹھ پر اس طرح ران جما کر بیٹھتے ہیں جس طرح ٹیلے کی سبز گھانس۔

(۱۳۵)

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبُهْمِ وَالْبُهَمِ

خوف احرار تھا کفار کے دل میں ایسا ہوش پراں تھے جو سنتے کبھی آوازِ غنم

کفار ایسے حواس باختہ ہوئے کہ بکریوں کے بچوں سے ڈرنے لگے مطلب یہ کہ اگر وہ میدان جنگ میں جانوروں کو دیکھتے تو یہ خیال کرتے کہ بہادرانِ اسلام آرہے ہیں۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

دم بخود شیر نیستاں بھی ہے اُس کے آگے جو حمایت میں رہے آپکے اے شاہِ اُمم

اگر کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نصرت حاصل ہو تو نیستانوں کے شیر بھی اس کے سامنے (مارے خوف کے) دم بخود ہو جاتے ہیں امام نووی نے شرح السنہ میں لکھا ہے کہ سفینہ (آنحضرت کا آزاد کردہ غلام) جہاد روم میں کافروں کے ہاتھ گرفتار ہو گیا تھا موقع پاکر کسی طرف بھاگ نکلا راہ میں ایک شیر نے اس کا راستہ روک لیا تو اس نے کہا اے شیر میں رسول اللہ کا غلام ہوں اور لشکر اسلام میں جانا چاہتا ہوں تو شیر آگے آگے ہو لیا اور اس کو لشکر اسلام میں پہنچا دیا

(۱۳۷)

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمٖ

آپ کا تابع فرمان ہے جہاں میں سبز ہے عدو آپکا مقہور و زبوں دہر عالم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غلام کو نہ دیکھو گے کہ آپ کے امداد سے وہ فتحمند نہ ہوا اور آپ کا مخالف کوئی ایسا نہ ہوگا جو ذلیل اور شکستہ حال نہ ہو۔

(۱۳۸)

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِي الْاَجَمِ

لیلیا آپنے اُمت کو بدامان بنا جس طرح بچونکی کرتا ہے خاطت ضیغم

لہ لن ترای نہ دیکھیگا یا نہ جانیگا ۱۲

لہ ولی دوست ۱۲

لہ منتصر از انتصار فتحیاب

لہ منقصم از انقصام شکستہ ہونا ۱۲

لہ احل از احلال پیغامبر ۱۲ مراد پناہ دینا ۱۲

۱۲۰

لہ امنت کردہ ۱۲

لہ حرز پناہ ۱۲

لہ ملت دین ۱۲

لہ لیث شیر

لہ حل از حلول پیغامبر ۱۲

لہ اشبال جمع شبل بچہ شیر ۱۲

لہ اجم جمع اجمۃ جنگل ۱۲

آپ نے اپنی امت کو شریعت کے محفوظ قلعہ میں رکھا ہے جس طرح شیر نیستاں اپنے بچوں کو اپنے پناہ میں رکھتا ہے۔

(۱۳۹)

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيْهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمٍ

جنکو دعویٰ تھا خدائی کا سخنداں میں وہ بھی کر دیتے تھے قرآن کے آگے خم

اکثر کلام مجید نے حضرت کے ساتھ مجادلہ کرنے والوں کو نیچا دکھایا آپ کے نبوت کی دلیلیں دشمن شدید الخصم پر غالب ہوئیں اور کئی دفعہ معجزات نے سخت ترین دشمن کو مغلوب کیا۔

(۱۴۰)

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

فِی الْجَاهِلِیَّۃِ وَالتَّادِیبِ فِی الْیُتْمِ

گرچہ اُمّی تھے مگر واقفِ اسرارِ علوم تھے یتیمی میں بھی مشہور ادیب عالم

اے مخاطب قطع نظر آپ کے دیگر معجزات کے یہی ایک معجزہ آپ کا کافی ہے کہ باوجود اُمّی ہونے کے آپ سب کچھ جانتے تھے اور باوجود یتیم ہونے کے آپ صاحب ادب تھے ؎

یتیمی کہ ناکردہ قرآں درست کتب خانہ چند ملت بشست

(۱۴۱)

خَدَمْتُهٗ بِمَدِیحٍ اَسْتَقِیلُ بِهٖ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَّضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

مدح عالی کے تصدق میں مٹیں وہ زلات وصف میں اہلِ دول کے جو کیا صرفِ قلم

میں نے حضور علیہ السلام کی نعت میں یہ قصیدہ اس خیال پر لکھا ہے

---

۱ جاہلیۃ ترادف نا بخلیت قبل از اسلام ۱۲

۲ تادیب ادب دینا ۱۲

۳ یتم بے پدر ہونا جانا ۱۲

۴ خدمت از خدمت کرنا ۱۲

۵ مدیح تعریف مراد

۱۲۲

۶ اس قصیدہ سے ۱۲

۷ استقیل از استقالہ طلب عفو ۱۲

۸ ذنوب جمع ذنب گناہ ۱۲

۹ مضی گزرنا ۱۲

۱۰ شعر علم موزوں

۱۱ خدام جمع خدمت ۱۲

کہ اس کے ذریعے سے اپنے ان گناہوں کو معاف کرالوں جو اُمراء و سلاطین کی مدح سرائی کے زمانہ میں سرزد ہوے۔

(۱۴۲)

اِذْ قَلَّدَنِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ
کَاَنَّنِیْ بِمَا اَھْدٰی مِنَ النَّعَمِ

طوقِ محنت گرہی و زحمتِ شاہی کی رسن میرے اسبابِ ہلاکت نہوں اے شاہِ اُمم
شعر گوئی اور ملازمت شاہی نے ایسا قلادہ میری گردن میں ڈالدیا ہے جس کے نتائج بد سے خائف ہوں گویا شعر گوئی اور ملازمت امرا نے مجھے قربانی کا جانور بنا رکھا ہے جو بالآخر باعث ہلاکت ہوتا ہے۔

(۱۴۳)

اَطْعَتْ غَیِّیَ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا

حَصَلْتُ[1] اِلَّا[2] عَلَى الْاٰثَامِ[3] وَالنَّدَمِ[4]

عمر ساری انہی اشغال میں برباد ہوئی　　فکر انجام کا دل میں نہ کبھی آیا غم

ہر دو حالت (شعر گوئی اور ملازمت شاہی) میں بچپن کے خیالات فاسدہ کے تابع رہا اور سوا گناہ اور پشیمانی کے کچھ حاصل نہ کیا۔

(۱۲۴)

فَيَا خَسَارَةَ[5] نَفْسِيْ[6] فِيْ تِجَارَتِهَا[7]

لَمْ تَشْتَرِ[8] الدِّيْنَ[9] بِالدُّنْيَا[10] وَلَمْ تَسُمِ[11]

ہوس دولت دنیا نے بھلایا عقبیٰ　　کھو چکے عمر گراں مایہ اسی فکر میں ہم

اے میرے خمگسار دل میرے نفس کی تجارت کو تو دیکھو کہ اس نے نہ تو دنیا کے عوض میں دین خریدا اور نہ اس کے خریدنے کا ارادہ کیا۔

---

[1] ماحصلت (نسخہ مصحح)
[2] الا (نسخہ مصحح)
[3] آثام (نسخہ مصحح)
[4] ندم (نسخہ مصحح)
[5] خسارۃ (نسخہ مصحح)
[6] نفس (نسخہ مصحح)
[7] تجارتہا (نسخہ مصحح)
[8] لم تشتر (نسخہ مصحح)
[9] دین (نسخہ مصحح)
[10] الدنیا (نسخہ مصحح)
[11] لم تسم (نسخہ مصحح)

(۱۴۵)

وَمَنْ يَّبِيْعُ اَجَلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمٍ

بیچ دیتے ہیں جو دنیا کے عوض عقبیٰ کو کیوں نہ گھاٹے میں ہمیشہ رہے یہ بیع و سلم

جس کسی نے اپنی آخرت کو دنیا کے عوض میں فروخت کر دیا کچھ شک نہیں کہ اس کی بیع اور سلم میں بہت بڑا خسارہ ہوگا (بیع میں ثمن اور مبیع دونوں موجود ہونا شرط ہے اور سلم میں ثمن موجود اور مبیع موعود ہوتا ہے) یعنی جو شخص دنیا کے حصول کی خواہش میں آخرت سے غافل ہوگا کسی حال میں اس کو نہ دنیا میں صلہ مل سکتا ہے نہ آخرت میں۔

(۱۴۶)

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٖ

مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمٍ

گرچہ آلودۂ عصیاں ہوں مگر مستیں آپ سے قطع تعلق نہ ہو سردار مجھ

اگرچہ میں گناہ کا مرتکب ہوتا رہا ہوں پر میرا وہ تعلق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ہرگز قطع ہو نہیں سکتا اور نہ کبھی میری امید کی رسی کٹ سکتی ہے اس لئے شفاعت سے محروم نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ ایسا تعلق نہیں ہے کہ جو گناہوں سے ٹوٹ جائے۔

(۱۴۷)

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَفَاؤُهُ وَفِي الْخُلْقِ بِالذِّمَمِ

ہوں میں حضرت کا سمی نام محمد ہے مرا بخشوا دو کہ وفا عہد سے ہے مستلزم

مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے بوجہ ہمنامی کے

---

۱ حبل بفتح سین ۱۲
۲ منصرم از انصرام بمعنی قطع ہونا ۱۲
۳ ذمۃ عہد و پیماں ۱۲
۴ تسمیہ نام رکھنا ۱۲
۵ وفا وفی از وفاء بمعنی وفا کرنے والا ۱۲
۶ ذمم جمع ذمہ بمعنی عہد

(بخشایش کی پوری امید ہے کیوں کہ میرا نام محمد شرف الدین ہے اور
آپ نے فرمایا ہے کہ جس کا نام محمد ہوگا وہ دوزخ میں نہ جاوے گا اور
آپ تمام دنیا سے ایفائے عہد میں بڑھے ہوئے ہیں قیامت کے دن
منادی ہوگی کہ جس کا نام محمد یا احمد ہے وہ بہشت میں جانے کے لئے کھڑا
ہو جائے حدیث شریف میں وارد ہے کہ قیامت کے روز دو بندے
اللہ جل شانہ کے حضور میں لائے جائیں گے ارشاد باری ہوگا کہ ان
کو جنت میں داخل کرو دونوں بندے عرض کریں گے کہ اے مالک الملک
ہماری کونسی خدمت مقبول ہوئی کہ جس سے ایسی نعمت عظمیٰ کے ہم مستحق
قرار دیے گئے حالانکہ ہم نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا ہے کہ جس کے عوض
ہم کو ایسی نعمت میسر ہوتی اللہ جل شانہ ارشاد فرمائے گا کہ جنت میں
داخل ہو جاؤ کیوں کہ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ دوزخ میں

کسی ایسے شخص کو داخل نہ کیا جائے گا کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو سبحان اللہ کہ کیا پاس خاطر محبوب ہے روحی فداہ۔

(۱۴۸)

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِیَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

دستگیری نہ اگر آپ کی ہو یوم نشور کیوں نہ کھا جائے مجھے شامت اعمال کا غم

اگر آپ قیامت کے دن لطف و کرم یا ہمنام ہونے سے میری دستگیری نہ کریں گے تو مجھے کہنا ہوگا کہ ہائے شامتِ اعمال۔

(۱۴۹)

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

له معاد قیامت ۱۲
له اخذ پکڑنے والا ۱۲
له فضلا وہ عنایت جو بلا استحقاق ہو ۱۲
له زلة القدم پاؤں کا پھسلنا شامت اعمال ۱۲
له حاشا از حاشاة

له یحرم محروم کرے ۱۲
له راجی امید وار ۱۲
له مکارم جمع مکرمت بخشش ۱۲
له یرجع از رجوع لوٹنا ۱۲
له جار ہمسایہ ۱۲
له غیر محترم بے عزت ۱۲

عزت و جاہ سے دارین میں ہے وہ ممتاز ہوگیا آپ کا جو مورد الطاف و کرم

آپ کی ذات اقدس سے یہ بعید ہے کہ آپ کے الطاف و کرم

امیدوار کو محروم کریں یا آپ کے الطاف سے وہ محروم کیا جاوے

اور آپ کا پناہ گزیں آپ کے بارگاہ سے بلا احترام واپس ہو۔

(۱۵۰)

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِیْ مَدَائِحَهٗ

وَجَدْتُهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزَمٍ

مجھ کو عصیاں کا نہ غم ہے نہ کوئی خوف و ہراس ہوگیا جب سے ہوں مداح رسول اکرم

جب سے میں نے اپنی قوتِ فکر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

نعت کے لئے وقف کردیا ہے تب سے میں نے یقین کرلیا ہے کہ آپ

میری نجات کے بہترین معاون ہیں۔

(۱۵۱)

وَلَنْ يَفُوتَ[1] الْغِنٰى[2] مِنْهُ[3] يَدًا[4] تَرِبَتْ[5]
اِنَّ الْحَيَا[6] يُنْبِتُ[7] الْاَزْهَارَ[8] فِي الْاَكَمِ[9]

دشت و بستاں ہے جسطرح سے فیضِ باراں سب پہ یکساں ہیں تہا آپ کے الطاف و کرم

آپ کی فیاضی کسی محتاج کے ہاتھ کو خالی نہیں چھوڑے گی (بلکہ سب کو مالا مال کردے گی) کیوں کہ آپ کا فیض مثل بارانِ رحمت کے ہے جو تازہ کر دیتا ہے پھولوں کے کلیوں کو ان کے غلافوں میں۔

(۱۵۲)

وَلَمْ[10] اُرِدْ[11] زَهْرَةَ[12] الدُّنْيَا[13] الَّتِي[14] اقْتَطَفَتْ[15]
يَدًا[16] زَهِيرٍ[17] بِمَا[18] اَثْنٰى[19] عَلٰى[20] هَرِمِ[21]

نعت احمد ہی وسیلہ میرے بخشش کا فقط نہ زہیر م کہ کنم طمع زر از مدح ہرم

[1] یفوت از فوت گزرجانا ۱۲
[2] غنی تونگری ۱۲
[3] یدا ہاتھ ۱۲
[4] ترب ت از ترب، خاک آلود ہونا، درویشی و فقیری ۱۲
[5] حیا بارش ۱۲
[6] ینبت از انبات نباتات

[7] الاکام ۱۲
[8] ازھار جمع زہر پھول ۱۲
[9] اکم بفتح ہمزہ جمع اکمہ پشت زمین ۱۲
[10] ارد ارادہ خواہش کرنا ۱۲
[11] زھرۃ الدنیا مراد دنیا کی زینت ۱۲
[12] اقتطفت از اقتطاف چننا ۱۲
[13] یدا زھیر ممدوح کا ہاتھ ۱۲
[14] اثنی مدح کرنا ۱۲
[15] ھرم بن سنان ممدوح زہیر جو عرب کا ایک بڑا سخی تھا

میں نے آپ کے مدح وثنا سے یہ ارادہ نہیں کیا کہ متاع دنیوی سے
جس کو زہیر کے ہاتھوں نے ہرم کے مدح سے حاصل کیا بہرہ مند ہوں
میں اس قصیدہ کا صلہ ثواب آخرت چاہتا ہوں جس سے مراد حصول
شفاعت ہے۔

(۱۵۳)

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

کون اس عاجز بیکس کی سنے گا فریاد ذات اقدس کے سوا وقت حدوث ہم وغم
اے بزرگ ترین مخلوقات سوائے آپ کے میرا کوئی سہارا نہیں کہ
جس سے نزول آفات کے وقت پناہ مانگوں۔
رفع مصائب کے لئے خشوع قلب بعد نماز عشا ایک ہزار بار اس

۱ اکرم بزرگ ترین ۱۲
۲ الوذ ازلوذ پناہ لینا ۱۲
۳ سوا احرف استثناء ۱۲
۴ حلول نازل ہونا ۱۲
۵ حادث ازحدوث یعنی
مصیبت ۱۲
۶ عمم ابلا عظیم ۱۲

شعر کا پڑھنا مفید و مجرب ہے مگر اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھا جاوے۔

(۱۵۴)

وَلَنْ یَّضِیْقَ[1] رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاھُکَ[2] بِیْ
اِذَا الْکَرِیْمُ[3] تَجَلّٰی[4] بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ[5]

اب بخشش میں میرے دیر گوارا ہوگی — عرصۂ حشر ہے استادہ ہے پرسش کا علم

جب خداوند کریم قیامت کے دن بصفت منتقم جلوہ گر ہوگا تو میری شفاعت سے نہ حضور کی کسر شان ہے اور نہ وسعت شفاعت میں کچھ تنگی واقع ہوگی۔ اس شعر میں خلوص محبت کا اظہار کیا گیا ہے ؎

چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے — ز قدر رفیعت بدرگاہ حے
کہ باشند مشت گدایان خجیل — بہ مہمان دار السلام از طفیل

[1] لہ ضیق ارفیق تنگ ہونا
[2] جاہ از جاہت وجیہ
[3] کہ کریم سخی
[4] جلوہ گر ہونا
[5] منتقم از انتقام بدلینا

(۱۵۵)

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

پر تو ذات مقدس ہے وجود دارین آپ کے علم سے ہیں جلوہ نما لوح و قلم

اس لئے کہ دنیا اور اس کی سوت یعنی آخرت آپ کے بحر عطا سے ایک قطرہ کے برابر ہیں اور لوح و قلم کا علم آپ کے علم کا ایک کرشمہ ہے کیوں کہ آپ کا وجود علت آفرینش دارین ہے۔

(۱۵۶)

يَا نَفْسُ لَا تُقْنِطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكِبَارَ تَرَى فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

گرچہ ہیں کوہ گنہ دوش پہ بیحد قیاس پیش غفران الٰہی ہیں مگر کاہ سے کم

اے نفس اس خیال سے کہ تیرے گناہ بہت زیادہ ہیں ناامید
مت ہو کیوں کہ مغفرت کے لئے گناہ کبیرہ کیا اور صغیرہ کیا ہر دو برابر
ہیں یہ اقتباس ہے اس آیۃ شریف کا - قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ
اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا

(۱۵۷)

لَعَلَّ[1] رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا[2]
تَاْتِيْ[3] عَلٰى حَسَبِ[4] الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ[5]

دیکھو بخشش کا ہے کیا حال گنہگارو نگے بقدر جرم کے اللہ کا ہے فضل و کرم

اس میں شک نہیں ہے کہ خدائے تعالیٰ جب اپنے رحمت کو تقسیم
کرے گا تو وہ رحمت بقدر گناہ گنہگاروں کے حصہ میں آے گی یعنی
جتنے گناہ زاید ہوں گے اسی قدر رحمت الٰہی زاید ہوگی ۵

[1] لعل حضرت بیجی یعنی امید اور تحقیق کے لئے آتا ہے ۱۲
[2] یقسم اقتسم باشتاہ
۱۳۴
[3] تانی از تیان آتا ہے
[4] حسب اندازہ ۱۲
[5] قسم جمع قسمت ۱۲

پیش عفوش قلت تقصیر تقصیر است　　عفو بے اندازہ می خواہد گناہ بیحساب

رُباعی

زاہد بکرم ترا چو نا شناسد　　بیگانہ ترا چو آشنا نشناسد
گفتی کہ کنہ مکن بہ بیند کیش زمن　　ایں را بکسی گو کہ ترا نشناسد

رُباعی

من قاعدۂ رحمت او می دانم　　من طور عطائے او نکو می دانم
لطف و کرمش عاشقِ حسن گنہ است　　من عادت آں بہانہ جو می دانم

(۱۵۸)

یَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِی غَیْرَ مُنْعَکِسٍ
لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِی غَیْرَ مُنْخَرِمٍ

طالب عفو گنہ ہے یہ غریب عصیاں　　تجھ سے بخشش کی ہے امید خدایا ہر دم

۱۳۵

ف ۱ ب حرف ندا ۱۲
ف ۲ رب پروردگار ۱۲
ف ۳ اجعل اجعل بنا کر ۱۲
ف ۴ رجا امید ۱۲
ف ۵ منعکس الٹی ۱۲
ف ۶ لدیک بمعنی نزدیک ۱۲
ف ۷ حسابی شمار کرنا ۱۲
ف ۸ منخرم منقطع ۱۲

HYI

اے پروردگار میری امید کو (اپنے فضل وکرم سے) ردمت کر
اور نہ میرے خیال کو جو تیری رحمت کی نسبت ہے۔

(۱۵۹)

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرٌ اَمَتْ تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمُ

دین و دنیا کے مصائب سے ہوں دل بندہ رہے اس عاجز مسکین پہ شہا چشم کرم

خدایا دونوں جہاں میں اپنے ضعیف بندہ پر مہربانی فرما کہ اس کا صبر مصیبتوں کے مقابلہ میں کمزور ہے مطلب یہ ہے کہ مجھے مصائب میں مبتلا نہ کر تیرے لطف وکرم کے سوا نہ تو زندہ رہ سکتا ہوں اور نہ نجات پا سکتا ہوں الغرض نہایت مصیبت زدہ اور بیکس قابلِ رحم ہوں۔

۱۲۶

ع۱ الطف (لطف بمعنی کرنا)
ع۲ صبری (شکیبائی)
ع۳ امتی (کمزور)
ع۴ تدعہ (چھوڑ دے)
ع۵ اھوال (جمع ہول بمعنی مصائب)
ع۶ ینھزم (انہزام بمعنی شکست)

(۱۶۰)

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبَا
وَاَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

گل شگفتہ رہیں عالم میں صبا جب تک (ق) اور جب تک ہوں حل صوت حدی بسینغم

جب تک کہ بادِ صبا درخت بان کی ٹہنیوں کو حرکت دیتی رہے اور حدی خواں سواری کے اونٹوں کو اپنے سُریلی نغموں سے سرور میں لاتا رہے یعنی جب تک دنیا قایم رہے۔

(۱۶۱)

وَاَذَنَ لِسُحْبٍ صَلوٰةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

منقطع ہو نہ کبھی رحمتِ باری کا نزول سرِ اقدس پہ رہے سایہ کناں ابرِ کرم

اے خدا اپنے دائمی رحمت کے بادلوں کو حکم ہو کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتار برستی رہیں۔ احادیث میں وارد ہے کہ جس دعا میں نبی کریم پر درود بھیجنے کا ذکر نہ ہو وہ زمین و آسمان کے بیچ میں معلق رہ جاتی ہے۔

(۱۶۲)

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ

ابوبکرؓ اور عمرؓ مورد الطاف رہیں فضل اللہ کا عثمانؓ و علیؓ پر ہو ہم

اس شعر کے ترجمہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ مضمون بالکل صاف ہے

(۱۶۳)

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

مینہ برستا رہے رحمت کا تری صبح و مسا　　آل و اصحاب محمدؐ پہ خدایا ہر دم

خدایا حکم دے کہ رحمت دائمی کے باول حضرت کے آل اور اصحاب اور تابعین پر (جو پرہیزگار اور پاکباز صاحب حلم و کرم تھے) برستی رہیں۔

(۱۶۴)

فَاغْفِرْ لَنَا شِدِهَا وَاغْفِرْ لِسَامِعِهَا

لَقَدْ سَاَلْتُکَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

بخشدے قاری و سامع کے گناہوں کو بھی　　عرض ہے طالب عاصی کی بدرگاہ کرم

ترجمہ کی ضرورت نہیں پائی جاتی کہ خود مضمون شعر سے مطلب واضح ہے۔

محمدؐ کا زل تا ابد ہر چہ ہست　　بآرایش نام او نقش بست

OSMANIA
LIB
HYDER

خاتمہ

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ امسال ایک دیرینہ آرزو پوری
ہوئی یعنی قصیدۂ بردہ کا ترجمہ نظم و نثر میں مع حل لغات ضروری
بایں نہج کیا گیا ہے کہ شایقین کرام کو اس بلیغ قصیدہ کے فہم معانی
میں نہایت آسانی ہوگی اگرچہ قصیدۂ ہذا کے بہت سے شروح
نظر سے گزرے بعض نہایت بسیط اور بعض بالکل مختصر و نیز ان کے
عربی اور فارسی میں ہونے سے ہر شخص ان سے پوری طور پر استفادہ
نہیں کر سکتا تھا۔ حالانکہ بہت سے حضرات دل سے اس بات
کے متمنی ہیں کہ روائے حاجات دینی و دنیوی اور دفع حوادث

ولبیات کے لئے اس کو ہمیشہ اپنے اوراد میں شریک رکھیں مگر
دقّت مضامین کے لحاظ سے اپنے قصد اور ارادہ کے موافق عمل کرنے
میں قاصر ہیں اگر وہ اس مختصر شرح کو معائنہ کریں گے تو بہت خوش
ہونگے اور خدا کے فضل وکرم سے توقع ہے کہ ہندوستان کے ہر بڑے
اور چھوٹے شہر وقصبہ میں اس کا رواج ہو جاے گا عاشقان
محامد رسُول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کے روحانی غذا کا حتی الامکان
سامان کر دیا گیا ہے۔

اُمید ہے کہ

جو حضرات اس شرح کے مطالعہ سے محظوظ ہوں مُولف عاصی کو
دعاے خیر سے فراموش نہ کریں اگر کہیں کوئی بات قابل اصلاح
نظر سے گزرے تو راقم کو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ ایسے ذخیرہ کو

محفوظ رکھ کر طبع ثانی (انشاء اللہ) میں درستی کر دی جا سکے
تاکہ عام طور پر ناظرین کو فائدہ پہنچے۔

بعونِ اللہِ تعالیٰ وحسنِ توفیقہٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْکَمَالِ الْمُطْلَقِ وَالْجَمَالِ الْمُحَقَّقِ عَیْنِ
اَعْیَانِ الْخَلْقِ وَنُوْرِ تَجَلِّیَاتِ الْحَقِّ فَصَلِّ اَللّٰھُمَّ بِکَ
مِنْکَ فِیْہِ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ
الْاَخْیَارِ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اَضْعَفُ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّمَدِ غلام احمد المخاطب بمحاسب جنک

غفر اللہ لہ ولوالدیہ

صحت نامہ

شرح قصیدہ بردہ موسوم بہ فوائد رضیہ

صفحہ	سطر	شعر	غلط	صحیح
۵	۷	۰	ہوئی	ہوا
۹	۴	۱	مُقْلَۃٍ	مُقْلَۃٌ
۱۲	حاشیہ ۱	۰	باز رہشاہے	باز رہنا
۱۳	۹	۰	شَلِ	شَلْ
״	۵	۴	مِنْہُ	مِنْہُ
۱۴	حاشیہ ۲	۰	اُرِقْتَ	اَرِقْتَ
۱۶	۶	۰	شَلِ	شَلْ
۱۷	۹	۹	اَلْعُذْرِیِّ	اَلْعُذْرِیِّ
۲۱	۳	۱۳	اَمَادَنِیْ	اَمَادَنِیْ
۲۲	۳	۱۴	اَلَمّ	اَلَمْ
۲۳	۴	ترجمہ ۱۵	بوسم	بہ وسم
۲۴	۲	۱۶	لِیْ	لِیْ
״	״	״	مِنْ	مِنْ

۲۶	حاشیہ ۵	.	نغظم	ینفظم
۲۸	۳	۲۱	لِلْسَّرْءِ	لِّلسَّرْءِ
۲۹	۱۱	۲۳	اُمْتَلَئْتُ	اُمْتَلَئْتُ
۳۱	۳	۲۵	خَصْمًا وَ	خَصْمًا وَّ
〃	۵	.	ہیں	نہیں
〃	۸	۲۶	نَسَلاً	نَسَلاً
〃	۱۰	〃	لِلذِیْ	لِّلذِیْ
〃	حاشیہ ۶	.	مانگتا	مانگتا ہوں میں خدا سے
۳۲	۸	۲۷	مَا	مِّمَّا
〃	حاشیہ ۱	.	امد	امر
۳۳	۴	۲۸	فَرْضٍ وَ	فَرْضٍ وَّ
〃	۸	۲۹	وَرَمٍ	وَّرَمٍ
〃	حاشیہ ۹	.	سوج	سوج
۳۴	۱۱	۳۰	مُتْرَفَ	مُّتْرَفَ
۳۵	۴	.	اضطرازی	اضطراری
۳۶	۱۰	.	تَدْعُوْا اِلَی	تَدْعُوْا اِلَی
〃	حاشیہ ۵		دعا	از دعا
۳۷	۷	۳۴	وَمِنْ	وَّمِنْ
۳۹	۳	۳۶	مِّنْ	مِّمَّنْ

۴۰	۱۰	۳۸	وَفِیْ	وَّفِیْ
〃	۱۱	〃	وَلَا	وَّلَا
〃	حاشیہ ۱ تا ۵	۳۸	۱ ۲ ۳ ۴ ۵	۱ ۲ ۳ ۴ ۵
〃	حاشیہ ۱	۳۸	فوق	از فوق
〃	حاشیہ ۲	〃	خَلَقَ	خُلِقَ
۴۱	۵	۳۹	مِنَ الْبَحْرِ	مِّنَ الْبَحْرِ
〃	حاشیہ ۴	۳۹	رَشْف	رَشْفًا
۴۴	۴	۰	ہونے	ہوئے
۴۶	۲	۰	فضل	کے فضل
۴۸	۱۱	۴۹	وَ	وَّ
۴۹	حاشیہ ۱	۰	کیف	کیف یدارك
۵۰	حاشیہ ۴	۰	شان	نشان
۵۳	۱ و ۳	۵۶	وَ	وَّ (ہر سہ واو)
〃	حاشیہ ۱	۰	بالفتح	بفتحتین
۵۴	۷	۵۸	مَعْدِانِیَّ	مَّعْدِنِیَّ
۵۴	۷	۵۸	مِنْہُ	مِّنْہُ
〃	حاشیہ ۳	۰	بفتح	بفتحتین
۵۹	۹	۶۶	مَعْدِنٌ	مَّعْدِنٌ
〃	〃	〃	وَمِنْ	وَّمِنْ

۶۳	۶	۶۹	وَفُقَ	وَفُقَ
۶۷	۴	۷۳	يَمْشِيُ	تَمْشِيُ
۶۸	۱	۰	چیرتے	چھوتے
″	۸	۷۴	اُلْخَطِ	اُلْخَطِ
۶۹	۳	۷۵	مِثْلَ	مِثْلُ
″	۱۰	۷۶	مَبْرُوْرَةَ	تَمْبُرُوْرَةَ
۷۲	۳	۰	چاند	نے چاند
″	۵	۰	ہے	ہے کہ
″	۶	۰	کیاکہ	کیاتو
۷۳	۱۰	۷۷	وَمِنْ	وَمِنْ
″	۱۱	۷۷	مِنَ	مِنَ
۷۵	۹	۸۰	مُضَاعَفَةٍ	مُضَاعَفَةٍ
″	۱۰	″	عَالٍ مِنَ	عَالٍ مِنَ
″	حاشیہ ۴	۰	نام	لقب
″	حاشیہ ۶	۰	انڈونیا	انڈانہ دیا
۷۶	۴	۸۱	وَ	وَ
″	۵	″	مِنْهُ	مِنْهُ
۷۷	۷	۸۳	يَنْمِ	يَنْمِ
۷۷	حاشیہ ۲	:	ہاتوں	ہاتوں

۷۸	۲	۸۴	مِنْ	مِّنْ
۷۹	۱۱	۸۶	من	مِّن
۸۰	۷	۸۷۰	الشَّهْبَا	الشَّهْبَاءَ
〃	۸	〃	الدُّهَم	الدُّهُم
〃	حاشیہ ۵	۰	دَهَم بضمتین	دُهُم بضمتین
۸۱	۳	۸۸	خِلت	خِلتَ
〃	۱۰	۸۹	وَصِفِی	وَصِفِیَّ
۸۲	۸	۹۰	وَ	قَ
〃	〃	〃	مُنْتَظِمٌ	مُنْتَظَمٌ
۸۲	۹	〃	〃	〃
〃	حاشیہ ۱۰	۰	ازدیاد	از ازدیاد
۸۵	۲	۹۳	وَهْیَ	وَّهْیَ
〃	۳	〃	عَادٍ وَ	عَادٍ وَّ
۸۵	۳	۹۳	اَرَم	اِرَم
۸۶	۸	۹۵	وَ	وَّ
〃	حاشیہ ۱۱	۰	تحکیم	از تحکیم
۸۷	۳	۹۶	مِن	مِن
۸۹		۹۷	مُعَارِضِهَا	مَعَارِضِهَا
۹۰	۹	۰	مِّثْلِه	مِثْلِه

۹۱	۹	۹۹	بالسّامَ	بالسّأمِ
۹۳	۴	۱۰۱	وِرْدِهَا	وِرْدِهَا
۹۵	۵	۱۰۴	وَهُوَ	وَّهُوَ
〃	۱۱	۱۰۵	رَمَلٍ	رَمَلٍ
۹۶	۲	۰	ضوء خورشید کو کب دیکھتے ہیں چشم	چشم آشوب ہے مہر سے پاتی ہے الم
〃	۱۱	۰	ملجائیں زمانہ میں	ملجائے زمانہ ہیں
۹۸	۳	۱۰۸	لَيْلاً	لَيْلاً
۹۸	۴	۱۰۸	مِنَ	مِّنَ
۱۰۱	۴	۱۱۲	لِمُسْتَبِقٍ	لِّمُسْتَبِقٍ
〃	۵	〃	لِمُسْتَنِمٍ	لِّمُسْتَنِمٍ
۱۰۴	۷		بالا	بالاتر
۱۰۷	۲	۱۱۹	اَنْبَاءَ	اَنْبَاءُ
〃	۸	۱۲۰	يَلْقَاهُمْ	يَلْقَاهُمُ
〃	حاشیہ	۰	عقل عشتین	غفل بضم
۱۰۸	۱۱	۰	ہوتی	ہوتی تھی
۱۰۹	۴	۱۲۲	الْحُرُمِ	اُلْحُرُمِ
۱۱۰	۱۰	۱۲۴	مِنَ	مِّنَ
〃	حاشیہ ۱۱		بہ باکی	لہر دریا کی
۱۱۱	۴	۱۲۵	لِلّٰهِ	لِلّٰهِ

۱۱۱	۵	۱۲۵	لِلْكُفْرِ	لِّلْكُفْرِ
۱۱۳	۷	۱۲۸	مِنْهُمْ	مِنْهُمْ
۱۱۴	۳	۱۲۹	حُنَيْنًا وَ	حُنَيْنًا وَّ
〃	〃	〃	بَدْرًا وَ	بَدْرًا وَّ
〃	۴	〃	حَتْفٍ لَهُمْ	حَتْفٍ لَّهُمْ
۱۱۵	۵		نکالتے	نکلتے
۱۱۶	۸		ممتاز	ممتاز
۱۱۷	۳	۱۳۳	تُهْدِيْ	تُهْدِيْ
۱۱۹	۳		فِيْ	فِيْ
۱۲۰	۲	۱۳۷	وَلِيٍّ	وَّلِيٍّ
۱۲۰	۶		ہوا	ہو
۱۲۲	۹	۱۴۱	مَحْضٍ	مَّحْضٍ
۱۲۳	۴	۱۴۲	فَلَدَانِيْ	فَلَدَّانِيْ
۱۲۵	۲	۱۴۵	يَبِيْعُ	يَتَبِيْعُ
〃	〃	〃	مِنْهُ	مِّنْهُ
〃	۳	〃	لَهُ	لَّهُ
〃	〃	〃	وَ	وَّ
۱۲۶	۹	۱۴۷	وَهُوَ	وَّهُوَ
۱۲۸	حاشیہ ۵		محاشاۃ	محاشاۃ ۔ دور رکھنا

١٢٩	٧	١٥٠	وَجَدْتُهٗ	وَجَدْتُهٗ
١٣٠	٩	١٥٢	اُقْطَفْتُ	قَطَفْتُ
١٣٢	٤	١٥٤	لَنْ يَصِيْقَ	لَنْ يَضِيْقَ
١٣٤	٤	١٥٧	عَلٰى	عَلَّى
〃	〃	٠	اَنْ	اِنَّ
〃	٨	٠	گہنگار ونگے	گہنگار وںکے
١٣٧	٩	١٦١	لِسُحْبِ	لِسُحُبِ
〃	حاشیہ ٢	٠	خرم	نرم
〃	حاشیہ ٣	٠	لغم	نغم
١٣٨	٤	١٦٢	عَلِيٍّ وَ	عَلِيٍّ وَّ
١٤٢	٨	٠	اَلْمُخَاطِبْ	اَلْمُخَاطَبْ
١٤٢	〃		مُحَاسِبْ	مُحَاسَبْ
١٤٢	٩	٠	غَفَرَاللّٰهُ	غَفَرَاللّٰهُ